رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۷

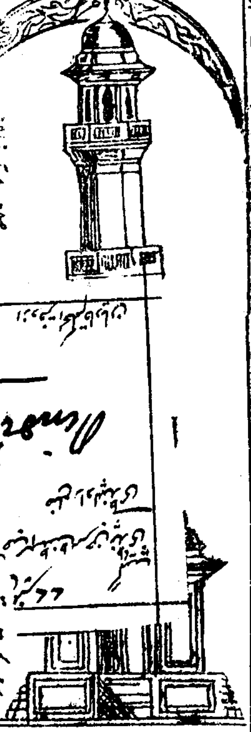

الحکم

چہ گویم با تو گر آئی چہادر قادیان بینی | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

(ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی)

پیشگی قیمت سالانہ

(۱) عوام سے ہے (۲) خواص و معاونین سے عہ (۳) ہندوستان سے باہر ہے (۴) غیر مذاہب والوں سے ہے (۵) اپنی جماعت کے غیر مستطیع دس روپیہ سے کم آمدنی والے لوگوں سے دو روپیہ بارہ آنہ

نمبر ۱۹ قادیان دار الامان مورخہ ۳۱ مئی ۱۹۰۶ء مطابق ۷ ربیع الثانی ۱۳۲۴ھ جلد ۱۰

فہرست مضامین

(۱) تازہ الہامات و کشوف (اور) چودہری الہ داد صاحب مرحوم ص اول
(۲) مولود مسعود کی مبارکباد - آور نظم مولوی عبید اللہ صاحب بسمل ... ایمپائر سے قادیان کے جلسہ میں ص ۲
۲۵ مئی ۱۹۰۶ء ... ص ۵
کی کل احباب جماعت سے ... ص ۵ تا ۷
... ملت ...
... کے جواب ص ۷ تا ۸
... نور الدین صاحب کا خط ... حکیم ... خان صاحب ص ۹-۱۰
... ت دولت برطانیہ ص ۱۰
(۸) ایک ...
(۹) امرتسر ...
(۱۰) اشتہار ...
(۱۱) اشتہارات ... ص ...

تازہ الہامات و کشوف

هَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الزَّلْزَلَة۔ بَلْ يَاتِيْهِمْ بَغْتَةً

اگر چاہوں تو اوس دن خاتمہ

اس کے بعد ایک علیحدہ الہام ہوا

دو چار ماہ

ترجمہ - مذکورہ بالا عربی الہامات کا یہ ہے۔ کیا تجھے زلزلہ کی بات پہنچی ہے بلکہ ادن کے پاس اچانک آئے گا۔

۲۷ مئی ۱۹۰۶ء اُرِيْحُكَ وَلَا اُجِيْحُكَ وَاُخْرِجُ مِنْكَ قَوْمًا۔

ترجمہ میں تجھے راحت دوں گا اور تجھے نہ مٹاؤں گا اور تجھ سے ایک بڑی قوم نکالوں گا اس کے ساتھ ہی دل میں ایک تفہیم ہوئی جس کا یہ مطلب تھا

جیسا کہ میں نے ابراہیم کو قوم بنایا

۲۷ مئی ۱۹۰۶ء الہام

"آفتوں اور مصیبتوں کے دن ہیں"

ایک دوست کا ذکر تھا جس پر بہت سے نبوی مشکلات گر رہے ہیں - فرمایا - یہ الہام اُنہی کے متعلق معلوم ہوتا ہے۔

خدائے عزوجل کی پاک وحی ایک نئی مخالف شدہ کے بارے میں - پڑھنے والے سمجھ لیں -

وحی اللہ

۳۰ مئی ۱۹۰۶ء - (۱) خدا کے مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں - اور وہ سلامتی کے شہزادہ کہلاتے ہیں ان پر کوئی غالب نہیں آسکتا - فرشتوں کی کھینچی ہوئی تلوار تیرے آگے ہے - پر تو نے وقت کو نہ پہچانا - نہ دیکھا نہ جانا۔

(۲) برہمن اوتار سے مقابلہ کرنا اچھا نہیں۔

(۳) ربِّ فرِّق بین صادقٍ وکاذبٍ

ترجمہ - اے میرے رب تو سچے اور جھوٹے میں فرق دکھلا دے۔

(۴) انت تری کل مصلح وصادق

ترجمہ - تو ہر ایک اصلاح کرنے والے اور سچے کو دیکھتا ہے۔

نوٹ - برہمن میں ان نسبت کا جو یعنے منسوب ہے برہما - برہمن اوتار اللہ تعالیٰ کے اسم غالب کا مظہر - ایڈیٹر

چودھری الہ داد صاحب مرحوم

ہمارے معزز دوست اور بھائی جناب چودہری الہ داد صاحب ہیڈ کلرک دفتر ریویو آف ریلیجنز کو اللہ تعالیٰ اپنی مغفرت میں لے اور جنت میں اچھی جگہ نصیب فرما دے - آپ نے ۱۷ دن تک بخار میں مبتلا رہ کر ۲۷ مئی ۱۹۰۶ء کی صبح کو ۴ بجے کے قریب جبکہ موذن نے اللہ اکبر کہا اپنی جان اپنے مالک حقیقی کو سونپ دی۔

اللھم اغفرہ وارحمہ

چودہری صاحب موصوف اکتوبر ۱۹۰۲ء کو اپنی مستقل سرکاری ملازمت اور تمام دنیوی عروج کی خواہشوں کو لات مار کر دین کی خاطر قادیان میں ایک قلیل تنخواہ پر راضی ہو کر بیٹھ رہے اور تب سے ایک دن کے واسطے بھی اپنے وطن کو نہیں گئے تھے - آپ کی عمر قریباً ۴۲ سال کے تھی۔ میگزین کی خدمت جس خوبی اور محنت کے ساتھ وہ بجا لاتے رہے وہ عیان ہے اور اس کے علاوہ مدرسہ کی امانت کی خدمت - اور پھر انگریزی کی خدمت بھی بجا لاتے رہے - اور کچھ مدت مدرسہ میں آنریری ٹیچری کا کام بھی کرتے رہے - مرحوم کے متعلق حضرت مسیح نے فرمایا کہ چودہری الہ داد صاحب بڑے مخلص تھے - ایسا آدمی پیدا ہونا مشکل ہوتا ہے - صاحب موصوف نے اپنی وصیت ہنوز تحریر نہ فرمائی تھی - لیکن حسب الحکم حضور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کو مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا اور حضرت مسیح ع کا وہ رؤیا آپ کے حق میں پورا ہوا جس میں آپ نے دیکھا تھا کہ حضرت مولوی عبد الکریم صاحب (رضی اللہ عنہ) کی قبر کے ساتھ دو اور قبریں ہیں (دوسری قبر میاں الٰہی بخش صاحب کی ہے) یہ پیارا دوست بہت سی خوبیاں اپنے اندر رکھتا تھا جن کا کچھ کسی آئندہ اخبار میں کیا جاوے گا - انشاء اللہ تعالیٰ۔

وہ ایک اعلیٰ درجہ کا مہمان نواز تھا - دوستوں کا سچا دوست تھا - اس کا دل احمد کی محبت سے پُر تھا - خدا تعالیٰ ان کے پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرماوے - اور آپ ہی انکا محافظ ہو (آمین) صاحب موصوف کی جو خدمت ایام علالت میں ان کے دوست ابو سعید عرب صاحب اور چودہری فتح محمد صاحب نے کی وہ برادرانہ محبت اور دلی تعلق کا ایک خاص نمونہ ہے - اللہ تعالیٰ انکو جزائے خیر دے ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مولود مسعود کی مبارکباد

الحمد للہ رب العالمین الرحمن الرحیم مالک یوم الدین

والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الامین محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین +

اما بعد

نہایت مسرت اور دلی انبساط کے ساتھ ظاہر کیا جاتا ہے کہ ۶ - ۷ - مئی ۱۹۰۶ء کو بوقت ۷ بجے شام جناب صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب سلمہ الاحد خلف الرشید حضرت حجۃ اللہ علی الارض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گھر میں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے **مولود مسعود** پیدا ہوا - اس ولادت باسعادت پر ہم خدا تعالیٰ کا شکر کرتے ہوئے بحضور حضرت مسیح موعودؑ و حضرت ام المومنین و جملہ متعلقین حضرت اقدس **مبارکباد** عرض کرتے ہیں - یہ مولود خدا تعالیٰ کے عظیم الشان نشانوں میں سے ایک نشان ہے اور کئی نشانوں کا مجموعہ ہے - اولاً اس لئے کہ حضرت اقدس کی اس عظیم الشان پیشگوئی کو پورا کرتا ہے جو **نری نسلاً بعیداً** کے الفاظ میں اس وقت ہوئی تھی جبکہ ابھی آپکی یہ شادی بھی نہ ہوئی تھی پس تیئس (۲۳) بتیس (۳۲) سال پہلے ایک کی پیشگوئی کرنا انسانی طاقت میں نہیں خصوصاً ایسی حالت میں کہ انسان کو اپنی زندگی کے ایک لمحہ کا اعتبار بھی نہو اور پھر جبکہ **نسل** کیلئے کوئی صورت نہ ہو - غرض یہ پیشگوئی بہت ہی عظیم الشان پیشگوئی ہے - جو کئی پیشگوئیوں پر مشتمل ہے (۱) حضرت اقدس کا زندہ رہنا - (۲) پھر نکاح کرنا (۳) پھر اولاد ہونا - (۴) پھر اس اولاد سے حضرت کی موجودگی میں اولاد کا ہونا -

اسکے علاوہ اس مولود کے متعلق صراحتاً بلا تاویل صاف لفظوں میں پیشگوئی ہو چکی ہے - جو الحکم اور بدر میگزین میں کئی مہینے پہلے شائع ہو چکی ہے اور وہ وحی ۲۶ - دسمبر ۱۹۰۵ء کو یوں ہوئی - **انا نبشرک بغلام - نافلۃ لک - نافلۃ من عندی** - ہم تجھکو ایک لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں وہ تیرے لئے نافلہ ہے - وہ ہماری طرف سے نافلہ ہے - پھر ۱ - اپریل ۱۹۰۶ء کے الحکم میں یہ الہام شائع ہوا - **انا نبشرک بغلام - نافلۃ لک** - ایسا ہی ۲۷ - اپریل ۱۹۰۶ء کو الہام ہوا - **اُریک ما یرضیک** - یہ الہامات خدا تعالیٰ کی زبردست پیشگوئیاں ہیں جو آج ۷ بجے پوری ہوئیں - اے خدا کے جری تجھ پر سلام خدا نے تیری باتیں پوری کی ہیں جیسے قبل از وقت فرمایا تھا -

ہم نے صاحبزادہ صاحب کی تقریب شادی پر مبارکباد دیتے ہوئے دلی آرزو ظاہر کی تھی کہ **نری نسلاً بعیداً** کی پیشگوئی پورا ہوتے ہوئے دیکھیں - اور اظہار مبارکباد کا موقع ملے - خدا کا شکر ہے کہ اس نے پھر ہمیں یہہ موقع دیا - الحمد للہ اولاً و آخراً و ظاہراً و باطناً -

پھر ایک بار ہم خدا تعالیٰ کی حمد کرتے ہوئے **حضرت مسیح موعود** اور **حضرت ام المومنین** اور ایسا ہی اپنے محترم مخدوم جناب میر ناصر نواب صاحب اور آپ کی زوجہ محترمہ کو اس تقریب پر صدق دل سے **مبارکباد** دیتے ہیں - ایسا ہی ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب اور ان کے متعلقین کو -

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مولود مسعود کو قوم ملک اور اسلام کے لئے نہایت ہی برومند اور مبارک کرے - وہ والدین اور حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت ام المومنین اور آپکے متعلقین اور خوش قسمت ننہال کے سرمایہ خدمت دین متین میں عمر دراز پاوے - وہ نافع الناس ہو اور ہر پہلو سے اس کا وجود اسلام کے لئے مفید ثابت ہو - ع - این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد -

طالب دعائے سحری یعقوب علی تراب احمدی ایڈیٹر الحکم

نظم مولوی عبید اللہ صاحب بسمل جو [illegible] کے جلسہ میں پڑھی گئی

لطف ایزد بین کہ اندر یک قران کردہ قرین	آفتاب مشرق و مہتاب مغرب بر زمین
راست شد قولیکہ در قرآن خود فرمودہ بود	جمع مے گردند مہر و مہ بدور آخرین
فاش گویم تا بدانی کیست آن و کیست مہر	قیصر و مہدی کہ ایزد ہر دو را کردہ گزین
معدلت در جان قیصر شد ز فضل حق خمیر	مکرمت در ذات مہدی شد ز لطف حق عجین
قیصر و مہدی ما کردند تسخیر قلوب	آن بعدل و این بفضل و آن بداد و این بدین
آن بود سائل صولت این بود داؤد شان	این بود چون ابن مریم آن چو پور آبتین
آن مسیحا را غلام و این مسیحا را مثیل	آن شہنشہ این نبی دارا ست آن عیسےٰ ست دین
آن ظہیر دولت است و این نصیر ملت است	این فراز صدر تمکین آن فراز صدر زین
قلب اعدا قلب ہیجا را بہم بشگافتند	مہدی از تیر دعا و قیصر از شمشیر کین
تیغ قیصر را و خامہ گشتہ مہدی را عطا	آن سیاست را ضمان و این سلامت را ضمین
بیگمان گر تیغ قیصر محو کرد آثار ظلم	حک نمودہ خامۂ مہدی ضلالت بالیقین
تیغ قیصر گوہر آگین است از دُرّ عدن	خامۂ مہدی [illegible] از در ثمین
صد در مکنون المدفون بگنج قیصر است	صد در [illegible] مخزن مہدی ثمین
بہر نشر دین و دولت در میان ملک و قوم	ہر دو را اینک [illegible] کرد ایزد میگزین
از قوانین ملک را گر دادہ قیصر انتظام	از برائے دادہ مہدی قوم را **حبل المتین**
از زمین گر برد شر یا برد قیصر علم و فن	علم و دین آرد مہدی از ثریا بر زمین
قیصر ہندوستان باشد اگر شاہ زمن	مہدی آخر زمان باشد امیر المومنین
ساخت قیصر کار دنیا راست از رائے قوی	ساخت مہدی کار عقبیٰ راست از رائے رزین
فتنہ از قیصر بود لرزان چو برگ از مہرگان	صلح از مہدی بود خندان چو گل از فرودین
کرد قیصر گر بدنیا امن را خاطر نشان	کرد مہدی بہر عالم صلح را خاطر نشین
قصر قیصر مہد مہدی ہر دو اندر روزگار	آن رعایا را امان و این برایا را امین
عہد مہدی بالیقین از بہر امت من یسر	عہد قیصر مملکت را گر یسار است و یمین
گر سران بر درگہ قیصر فرود آرند سر	قدسیان سایند بر دروازۂ مہدی جبین
ملک قیصر رفتہ ہمچون صیت مہدی تا بروں	صیت مہدی رفتہ ہمچون ملک قیصر تا بچین
قیصر ار دارد صلیب عیسوی بر آستان	مہدی ما دست موسیٰ دارد اندر آستین
سرکشان بر سدۂ دیوان قیصر بوسہ زن	سرفرازان بر در ایوان مہدی بوسہ چین
چون نیاز و زہرۂ حاسد رود بہ سان از بیم شان	شیر حق مہدی بود قیصر بود شیر عرین
ہست قیصر بہر نشر دین مہدی را نصیر	بہر نشر امن مہدی ہست قیصر را معین
ملک دنیا سر بسر در دست قیصر رہن گشت	ملک دین در دست مہدی سر بسر گشتہ رہین
خرد بین گر قیصر از ادراک میدارد بہ پیش	مہدی از الہام اندر پیش دارد دور بین
ملک عالم دارد ار قیصر بدولت زیر حکم	ملک معنی ہست مہدی را بدن زیر نگین
یادگار عصر قیصر این بود بس پائیدار	کہ بعہدش گشتہ عیسیٰ نازل از چرخ برین
ہست مہدی راستباز و ہست قیصر راستکار	صد تحیت در بر مہدی بقیصر آفرین
نظم کردستم بحکم حضرت شیر علی	ورنہ بسمل یک دانی نیستم شہرت گزین
کفش بردار جناب مہدیستم بیگمان	بے نیازستم ز بذل قیصر و فغفور چین
آن ستی مصطفیٰ یوسف لقا عیسیٰ مسیح	خاتم ختم خلافت صاحب تاج و نگین
ناصر الاسلام محی السنۃ مصباح الہدیٰ	نائب ختم الرسل مولائے امام المتقین
کاشف اسرار یوحیٰ عارف رمز دنیٰ	عالم علم لدنی مہبط روح الامین
کفر را از دین جدا کردہ چو ظلمت را ز نور	کردہ باطل را ز حق یکسو چو موم از انگبین

صد تحیات و صلوٰتش باد از روح القدس

صد درود و صد سلامش باد از روح الامین

رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۷

إن الله لا يغير ما بقوم حتى يغيروا ما بأنفسهم ۔ انه اوى القرية

الحکم

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی | دوائے بے شفا بینی غرض دار الامان بینی

(ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی)

پیشگی قیمت سالانہ

(۱) عوام سے صہ (۲) خواص و معاونین سے ۱۰ (۳) ہندوستان سے باہر سے (۴) غیر مذاہب والوں سے ۱۲
(۵) اپنی جماعت کے غیر مستطیع دس روپیہ سے کم آمدنی والے لوگوں سے دو روپیہ بارہ آنے (۲/۱۲)

نمبر ۱۹ | قادیان دار الامان مورخہ ۳۱ مئی ۱۹۰۶ء مطابق ۷ ربیع الثانی ۱۳۲۴ھ | جلد ۱۰

فہرست مضامین

(۱) تازہ الہامات و کشوف (اور) چودہری الٰہ داد صاحب مرحوم
(۲) مولود مسعود کی مبارکباد ۔ اور نظم مولوی عبید اللہ بسمل ۔ ایمپائر سے قادیان کے جلسہ میں ۔ ۲
۲۵ مئی ۱۹۰۶ء کی کل احباب جماعت سے ۔ ۵ تا ۷
براونکے جواب ۔ ۶ تا ۸
نور الدین صاحب کا خط بحکیم خان صاحب ۔ ۹-۱۰
دولت برطانیہ ۔ ۱۱
ایک بہم بحث ستمار
تفسیر شیدا افسر
استہلو مغفرت
اشتہارات ۔ ۱۲

تازہ الہامات و کشوف

هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الزَّلْزَلَةِ ۔
بَلْ يَأْتِيهِمْ بَغْتَةً

اگر چاہوں تو اوس دن خاتمہ

اس کے بعد ایک علیحدہ الہام ہوا

دو چار ماہ

ترجمہ ۔ مذکورہ بالا عربی الہامات کا یہ ہے ۔ کیا تجھے زلزلہ کی بات پہنچی ہے بلکہ ان کے پاس اچانک آئے گا ۔

۲۷ مئی ۱۹۰۶ء أُرِيحُكَ وَلَا أُجِيحُكَ وَأُخْرِجُ مِنْكَ قَوْمًا ۔

ترجمہ میں تجھے راحت دوں گا اور تجھے نہ مٹاؤں گا اور تجھ سے ایک بڑی قوم نکالوں گا اس کے ساتھ ہی دل میں ایک تفہیم ہوئی جس کا یہ مطلب تھا

جیسا کہ میں نے ابراہیم کو قوم بنایا

۲۷ مئی ۱۹۰۶ء الہام

"آفتوں اور مصیبتوں کے دن ہیں"

ایک دوست کا ذکر تھا جس پر بہت سے دنیوی مشکلات گر رہے ہیں ۔ فرمایا ۔ یہ الہام انہی کے متعلق معلوم ہوتا ہے ۔

خدائے عز و جل کی پاک وحی ایک نو مخالف شدہ کے بارے میں ۔ پڑھنے والے سمجھ لیں ۔

وحی اللہ

۳۰ مئی ۱۹۰۶ء ۔ (۱) خدا کے مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں ۔ اور وہ سلامتی کے شہزادہ کہلاتے ہیں ان پر کوئی غالب نہیں آسکتا ۔ فرشتوں کی کھینچی ہوئی تلوار تیرے آگے ہے ۔ پر تو نے وقت کو نہ پہچانا ۔ نہ دیکھا نہ جانا ۔

(۲) برہمن اوتار سے مقابلہ کرنا اچھا نہیں ۔

(۳) رَبِّ فَرِّقْ بَيْنَ صَادِقٍ وَكَاذِبٍ

ترجمہ ۔ اے میرے رب تو سچے اور جھوٹے میں فرق دکھلا دے ۔

(۴) أَنْتَ تَرَى كُلَّ مُصْلِحٍ وَصَادِقٍ

ترجمہ ۔ تو ہر ایک اصلاح کرنے والے اور سچے کو دیکھتا ہے ۔

نوٹ ۔ برہمن میں ن نسبت کا ہے یعنی منسوب بہ برہم ۔ برہمن اوتار اللہ تعالیٰ کے اسم غالب کا مظہر ۔ ایڈیٹر

چودھری الٰہ داد صاحب مرحوم

ہمارے معزز دوست اور بھائی جناب چودہری الٰہ داد صاحب ہیڈ کلرک دفتر ریویو آف ریلیجنز کو اللہ تعالیٰ اپنی مغفرت میں لے اور جنت میں اچھی جگہ نصیب فرما دے ۔ آپ نے ۱۷ دن تک بخار میں مبتلا رہ کر ۲۷ مئی ۱۹۰۶ء کی صبح کو ۴ بجے کے قریب جبکہ موذن نے اللہ اکبر کہا اپنی جان اپنے مالک حقیقی کو سونپ دی ۔

اللّٰهم اغفره وارحمه

چودہری صاحب موصوف اکتوبر ۱۹۰۲ء کو اپنی مستقل سرکاری ملازمت اور تمام دنیوی عروج کی خواہشوں کو لات مار کر دین کی خاطر قادیان میں ایک قلیل تنخواہ پر راضی ہو کر بیٹھ رہے اور تب سے ایک دن کے واسطے بھی اپنے وطن کو نہیں گئے تھے ۔ آپ کی عمر قریباً ۴۲ سال کے تھی ۔ میگزین کی خدمت جس خوبی اور محنت کے ساتھ وہ بجا لاتے رہے وہ عیاں ہے اور اس کے علاوہ مدرسہ کی امانت کی خدمت ۔ اور پھر ایگزیمیزی کی خدمت بھی بجا لاتے رہے ۔ اور کچھ مدت مدرسہ میں آنریری ٹیچری کا کام بھی کرتے رہے ۔ مرحوم کے متعلق حضرت مسیح نے فرمایا کہ چودہری الٰہ داد صاحب بڑے مخلص تھے ۔ ایسا آدمی پیدا ہونا مشکل ہوتا ہے ۔ صاحب موصوف نے اپنی وصیت ہنوز تحریر نہ فرمائی تھی ۔ لیکن حسب الحکم حضور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کو مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا اور حضرت مسیح ؑ کا وہ رؤیا آپ کے حق میں پورا ہوا جس میں آپ نے دیکھا تھا کہ حضرت مولوی عبد الکریم صاحب (رضی اللہ عنہ) کی قبر کے ساتھ دو اور قبریں ہیں (دوسری قبر میاں الٰہی بخش صاحب کی ہے) یہ پیارا دوست بہت سی خوبیاں اپنے اندر رکھتا تھا جن کا کچھ کسی آئندہ اخبار میں کیا جاوے گا ۔ انشاء اللہ تعالیٰ ۔

وہ ایک اعلیٰ درجہ کا مہمان نواز تھا ۔ دوستوں کا سچا دوست تھا ۔ اس کا دل احمد کی محبت سے پُر تھا ۔ خدا تعالیٰ ان کے پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرماوے ۔ اور آپ ہی ان کا محافظ ہو (آمین) صاحب موصوف کی جو خدمت ایام علالت میں ان کے دوست ابو سعید عرب صاحب نے اور چودہری فتح محمد صاحب نے کی وہ برادرانہ محبت اور دلی تعلق کا ایک خاص نمونہ ہے ۔ اللہ تعالیٰ انکو جزائے خیر دے ۔

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مولود مسعود کی مبارکباد

الحمد للہ رب العالمین الرحمن الرحیم مالک یوم الدین

والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الامین محمد وآلہ واصحابہ اجمعین +

اما بعد

نہایت مسرت اور دلی انبساط کے ساتھ ظاہر کیا جاتا ہے کہ ۲۲ - مئی ۱۹۰۶ء کو بوقت ۸ بجے شام جناب صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب سلمہ الاحد خلف الرشید حضرت حجۃ اللہ علی الارض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گھر میں خدا تعالےٰ کے فضل وکرم سے **مولود مسعود** پیدا ہوا - اس ولادت باسعادت پر ہم خدا تعالےٰ کا شکر کرتے ہوئے بحضور حضرت مسیح موعودؑ و حضرت ام المومنین و جملہ متعلقین حضرت اقدس **مبارکباد** عرض کرتے ہیں - یہ مولود خدا تعالےٰ کے عظیم الشان نشانوں میں سے ایک نشان ہے اور کئی نشانوں کا مجموعہ ہے - اولاً اس لئے کہ حضرت اقدس کی اوس عظیم الشان پیشگوئی کو پورا کرتا ہے جو **نری نسلاً بعیداً** کے الفاظ میں اوس وقت ہوئی تھی جبکہ ابھی آپکی یہ شادی ہی نہ ہوئی تھی پس تینتیس (۳۳) سال پہلے ایک کی پیشگوئی کرنا انسانی طاقت میں نہیں خصوصاً ایسی حالت میں کہ انسان کو اپنی زندگی کے ایک لمحہ کا اعتبار بھی نہو اور پھر جبکہ **نسل** کیلئے کوئی صورت نہ ہو - غرض یہ پیشگوئی بہت ہی عظیم الشان پیشگوئی ہے - جو کئی پیشگوئیوں پر مشتمل ہے (۱) حضرت اقدس کا زندہ رہنا - (۲) پھر نکاح کرنا (۳) پھر اولاد ہونا - (۴) پھر اوس اولاد سے حضرت کی موجودگی میں اولاد کا ہونا -

اسکے علاوہ اس مولود کے متعلق صراحتاً بلا تاویل صاف لفظوں میں پیشگوئی ہو چکی ہے - جو الحکم اور بدر میگزین میں کئی مہینے پہلے شائع ہو چکی ہے اور وہ وحی ۲۶ - دسمبر ۱۹۰۵ء کو یوں ہوئی - **انا نبشرک بغلام - نافلۃ لک - نافلۃ من عندی** - ہم تجھکو ایک لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں - وہ تیرے لئے نافلہ ہے - وہ ہماری طرف سے نافلہ ہے - پھر ۱ - اپریل ۱۹۰۶ء کے الحکم میں یہ الہام شائع ہوا - **انا نبشرک بغلام - نافلۃ لک** - ایسا ہی ۲۷ - اپریل ۱۹۰۶ء کو الہام ہوا - **اُریک ما یرضیک** -

یہ الہامات خدا تعالےٰ کی زبردست پیشگوئیاں ہیں جو آج ، بجے پوری ہوئیں - اے خدا کے جری تجھپر سلام خدا نے تیری باتیں پوری کی ہیں جیسے قبل از وقت فرمایا تھا -

ہم نے صاحبزادہ صاحب کی تقریب شادی پر مبارکباد دیتے ہوئے دلی آرزو ظاہر کی تھی کہ نری نسلاً بعیداً کی پیشگوئی پورا ہوتے ہوئے دیکھیں - اور اظہار مبارکباد کا موقع ملے - خدا کا شکر ہے کہ اوس نے پھر ہمیں یہہ موقع دیا - الحمد للہ اولاً و آخراً و ظاہراً و باطناً -

پھر ایک بار ہم خدا تعالےٰ کی حمد کرتے ہوئے **حضرت مسیح موعود** اور **حضرت ام المومنین** اور ایسا ہی اپنے محترم مخدوم جناب میر ناصر نواب صاحب اور آپ کی زوجہ محترمہ کو اس تقریب پر صدق دل سے **مبارکباد** دیتے ہیں - ایسا ہی ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب اور ان کے متعلقین کو -

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اس مولود مسعود کو قوم ملک اور اسلام کے لئے نہایت ہی برومند اور مبارک کرے - وہ والدین اور حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت ام المومنین اور آپکے متعلقین اور خوش قسمت نہال کے ۔۔ مایہ خدمت دین متین میں عمر دراز پاوے - وہ نافع الناس ہو اور ہر پہلو سے اوس کا وجود اسلام کے لئے مفید ثابت ہو - ع - این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد -

طالب دعائے سحری یعقوب علی تراب احمدی ایڈیٹر الحکم

نظم مولوی عبید اللہ صاحب بسمل جو مبارکبادی کے جلسہ میں پڑھی گئی

لطف ایزد بیں کہ اندر یک قران کردہ قریں — آفتاب مشرق و مہتاب مغرب بر زمیں
راست شد قولیکہ در قرآن خود فرمودہ بود — جمع سے گردند مہر و مہ بدور آخریں
فاش گویم تا بدانی کیست ماہ و کیست مہر — قیصر و مہدی کہ ایزد ہر دو را کردہ گزیں
معدلت در جان قیصر شد ز فضل حق خمیر — مکرمت در ذات مہدی شد ز لطف حق عجیں
قیصر و مہدی ما کردند تسخیر قلوب — آن بعدل و این بفضل و آن بداد و ایں بدیں
آن بود سائل صولت ایں بود داؤد شاں — ایں بود چوں ابن مریم آن چو پور ... آتبیں
آن مسیحا را غلام و ایں مسیحا را مثیل — آن شہنشہ ایں نبی دار است آن عیسے ست دیں
آن ظہیر دولت است و ایں نصیر ملت است — ایں فراز صدر دیں آن فراز صدر زمیں
قلب اعدا قلب ہیجا را بہم بشگافتند — مہدی از تیر دعا و قیصر از شمشیر کیں
تیغ قیصر را و خامہ گشتہ مہدی را عطا — آن سیاست را ضمان و این سلامت را ضمیں
بیگماں گر تیغ قیصر محو کرد آثار ظلم — حک نمودہ خامہ مہدی ضلالت بالیقیں
تیغ قیصر گوہر آبدار است از دُرّ عدن — خامہ مہدی گوہر ... از در ثمیں
صد در مکنون المدفون گنج قیصر است — صد در مضمون است ... سخن مہدی قیں
بہر نشر دین و دولت در بیان ملک و قوم — ہر دو را اینک ... کرد ایزد میگزیں
از قوانین ملک را کرد داد قیصر انتظام — از براہین داد مہدی قوم را حبل المتین
از زمین گر ... تا بہر قیصر علم و فن — علم و دیں آرد مہدی از ثریا بر زمیں
قیصر ہندوستان باشد اگر شاہ زمن — مہدی آخر زماں باشد امیر المومنین
ساخت قیصر کار دنیا راست از رائے قوی — ساخت مہدی کار عقبیٰ راست از رائے رزیں
فتنہ از قیصر بود لرزان چو برگ از مہرگاں — صلح از مہدی بود خندان چو گل از فرودیں
کرد قیصر گر بدنیا امن را خاطر نشاں — کرد مہدی بہر عالم صلح را خاطر نشیں
قصر قیصر مہد مہدی ہر دو اندر روزگار — آن رعایا را امان و ایں برایا را امیں
عہد مہدی بالیقیں از بہر امت یمن و یسر — عہد قیصر مملکت را گر یسار است و یمیں
گر سران بر درگہ قیصر فرود آرند سر — قدسیان سایند بر دروازہ مہدی جبیں
ملک قیصر رفتہ ہمچوں صیت مہدی تا بروس — صیت مہدی رفتہ ہمچوں ملک قیصر تا بچیں
قیصر ار دارد صلیب عیسوی بر آستاں — مہدی ما دست موسیٰ دارد اندر آستیں
سرکشاں بر سدۂ دیوان قیصر بوسہ زن — سرفرازان بر در ایوان مہدی بوسہ چیں
چوں نیاز و زہرہ حاسد روبہ سان از بیم شاں — شیر حق مہدی بود قیصر بود شیر عریں
ہست قیصر بہر نشر دین مہدی را نصیر — بہر نشر امن مہدی ہست قیصر را معیں
ملک دنیا سر بسر در دست قیصر رہن گشت — ملک دیں در دست مہدی سر بسر گشتہ رہیں
خرد بیں گر قیصر از ادراک میدارد بہ پیش — مہدی از الہام اندر پیش دارد دور بیں
ملک عالم دار دار قیصر بدولت زیر حکم — ملک معنی ہست مہدی را بدین زیر نگیں
یادگار عصر قیصر ایں بود بس پائیدار — کہ بعہدش گشتہ عیسیٰ نازل از چرخ بریں
ہست مہدی را سپاس و ہست قیصر را سپاس — صد تحیت ، در بر مہدی بقیصر آفریں
نظم کردستم بحکم حضرت شیر علی — ورنہ بسمل یک دانی نیستم شہرت گزیں
کفش بردار جناب مہدیستم بیگماں — بے نیاز ستم ز بذل قیصر و فغفور چیں
آن سے مصطفےٰ یوسف لقا عیسیٰ مسیح — خاتم ختم خلافت صاحب تاج و نگیں
ناصر الاسلام محی السنۃ مصباح الہدےٰ — نائب ختم الرسل مولائے امام المتقیں
کاشف اسرار یوحیٰ عارف رمز دنیٰ — عالم علم لدنی مہبط روح الامیں
کفر را از دین جدا کردہ چو ظلمت را ز نور — کردہ باطل را ز حق یک سو چو موم از انگبیں

صد تحیات و صلوتش باد از روح القدس

صد درود و صد سلامش باد از روح الامیں

خطبۂ جمعہ ۲۵ مئی ۶ء فاضل امروہی کا

بسم اللہ الرحمن الرحیم
حامدًا و مصلیًا

بعد خطبہ ماثورہ کے

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ولقد آتینا موسی الکتاب لعلھم یھتدون ٥ وجعلنا ابن مریم وامہ آیۃ واوینٰھما الی ربوۃ ذات قرار ومعین ٥ یا ایھا الرسل کلوا من الطیبٰت واعملوا صالحا انی بما تعملون علیم ٥ وان ھذہ امتکم امۃ واحدۃ وانا ربکم فاتقون فتقطعوا امرھم بینھم زبرا کل حزب بما لدیھم فرحون ٥ فذرھم فی غمرتھم حتی حین ٥ سیپارہ ۱۸

واضح ہو کہ قرآن مجید ایسا باغ سدا بہار ہے جسمیں ہزارہا درخت پہلدار ایسے لگے ہوئے ہیں جو ہمیشہ قیامت تک طالبوں کو اپنا پہل دیتے رہیں گے اور اوسکو شل دیگر باغہائے دنیا کے کبھی اور کسیوقت خزان نہیں آئے گی ؎

بہار عالم حسنش دل و جان تازہ میدارد
برنگ اصحاب صورت را ببو ارباب معنی را

جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے الم تر کیف ضرب اللہ مثلا کلمۃ طیبۃ کشجرۃ طیبۃ اصلھا ثابت وفرعھا فی السماء تؤتی اکلھا کل حین باذن ربھا پ ۱۳ یعنی اے دیکھنے والے کیا تو نے نظر نہیں کی کہ اللہ تعالے نے ہر ایک کلمہ طیبہ کی کیسی مثل بیان فرمائی ہے کہ ہر ایک کلمہ طیبہ مانند ایسے ایک پاکیزہ درخت کی ہے جس کی جڑ مضبوط ہے اور ٹہنیاں اوسکی آسمان تک اونچی ہیں اور ہر وقت اپنا پہل دیتا رہتا ہے اپنے پروردگار کے حکم سے۔

ف کلمہ طیبہ سے مراد خواہ کلمہ توحید ہو یا قرآن مجید کا ہر ایک کلام یعنے ہر ایک آیت ہو وہ کلمہ حقہ دلائل قاطعہ سے ایسا حق اور ثابت ہے کہ کسی کے شبہ کرنے سے اوس میں تزلزل پیدا نہیں ہو سکتا اور کیونکر متزلزل ہو سکے کہ اللہ تعالے کے علم میں وہ ثابت اور حق ہے اور نیز اللہ تعالے کے نزدیک وہ ایسا رفیع الدرجات ہے کہ اوسکی شاخیں آسمان تک پونہچی ہوئی ہیں باوجود اس کے حسب ضرورت زمانہ کے اپنے طالبوں کو انعام واکرام یعنے وحی والہام کے ثمرات ہر وقت عطا فرماتا رہتا ہے کیونکہ اللہ تعالے کی طرف سے اوسکی یہ شان تربیت حسب مقتضائے صفت ربوبیت اللہ تعالے کے اوسی کے ارادہ سے ظاہر ہوتی رہتی ہے اگرچہ دنیا میں کوئی درخت مثل کلمہ طیبہ کے تو موجود نہیں ہے مگر بتشبیہ لوگوں کو سمجھانے کے لئے چہوہارے کا درخت مثال کیلئے کافی ہے کہ اوس میں یہ صفات مگر صرف جسمانی طور پر واسطے مثال دینے کے موجود ہیں چونکہ انسان کے اعمال جو دنیا میں عملدرآمد کرتا ہے آخرت میں اپنی صورتہائے مناسب کے ساتھہ متمثل ہو جاوینگے لہذا وہ مومن جس نے دنیا میں کلمات طیبات قرآنی سے فوائد حاصل کئے ہیں آخرت میں اونکا تمثل بصفت جنت اسی طرح پر ہوگا۔ جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے مثل الجنۃ التی وعد المتقون تجری من تحتھا الانھار اکلھا دائم وظلھا ط تلک عقبی الذین اتقوا وعقبی الکافرین النار س ۱۳ چونکہ کلمات قرآنی کی تلاوت کے فوائد سے انسان ہر حالت میں یعنے قیاما و قعودا و علےٰ جنوبھم تمتع حاصل کر سکتا ہے اسلئے جنت کے پہلوں کی نسبت بہی ارشاد فرمایا گیا ہے کہ وجنی الجنتین دان یعنے پہل دونوں جنتوں کی انسان کی ہر ایک حالت قیام وقعود وغیرہ کی قریب ہونگی۔ غرضکہ ہر ایک عمل کا تمثل جو آخرت میں ہوگا اوسکو اسی پر قیاس کرو کیونکہ الدنیا مزرعۃ الاخرۃ وارد ہے۔ ایسے درختوں کی تازہ بہار اوسوقت ہر ایک اہل بصیرت کو نظر آجاتی ہے جبکہ کوئی مامور من اللہ دنیا میں مبعوث ہوتا ہے۔ جیسا کہ الحال بعثت مسیح موعود کے وقت میں اہل بصیرت کو وہ بہار مشاہد ہو رہی ہے ولنعم ما قیل ؎

پہول بیاید بہار باز آید
موسم لالہ زار باز آید

الحاصل ان اوپر کی آیات متلوہ میں اللہ تعالے فرماتا ہے کہ تحقیق بے شک ہم نے موسیٰ کو کتاب توریت عنایت فرمائی تہی تاکہ وے ہدایت پاویں اور مریم کے بیٹے عیسیے اور وہنکی والدہ مریم کو ایک نشانی بنایا تہا اور اون دونوں کو ایک ایسے بڑے اونچے ٹیلے پر پناہ دی تہی جو اونکے لئے موجب قرار تہا یعنے کہانے کیلئے میوجات اور پینے کے لئے چشمہائے جاری شیریں وخوشگوار موجود تہے۔

ف ان تینوں آیتوں میں غور کرنے سے سلسلہ محمدیہ و سلسلہ احمدیہ کے بہت سے مسائل کی حقیقت ثابت ہو جاتی ہے اول تو یہ کہ جیسا قرآن مجید میں اکثر جگہ پر ان دونوں سلسلوں کی طرف کہیں تو اشارہ ہے اور کسی جگہ پر صراحت ہے جیسا کہ سورۂ جمعہ اور سورہ بینہ وغیرہ میں بیان ہوا ہے ان آیتوں میں کہلا ہوا اشارہ ان دونوں سلسلوں کی طرف ہے وجہہ یہہ کہ حسب الحکم آیت زیر تفسیر اللہ تعالے نے آنحضرت صلعم سے پیشتر ایک سلسلہ دینی موسوی قایم کیا جسکے اول میں حضرت موسیٰ ہوئے اور آخر میں بطور نشان سلسلہ موسوی کے لئے حضرت عیسیٰ مقرر ہوئے مفسرین جو یہاں پر آیت سے مراد یہہ لکھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ اسلئے نشان تہے کہ بغیر باپ کے پیدا ہوئے تہے اور حضرت مریم اسلئے نشان تہیں کہ بغیر زوج کے حاملہ ہو گئیں تہیں یا دیگر خوارق اون دونوں سے صادر ہوئی تہی اسلئے اونکو آیت قرار دیا گیا مگر اس توجیہہ سے کچہہ بہی ثلج صدر نہیں ہو سکتا کیونکہ حضرت عیسیے کا بغیر باپ کے پیدا ہونا تو اوس اہل کتاب کے لئے ٹہوکر کہانے کا باعث ہو گیا ہے چہ جائیکہ نشان ہو جاوے اور باعتبار خوارق کے آیات ہونا سو یہ تخصیص بہی حضرت عیسیے اور مریم کے ساتھہ ٹہیک نہیں معلوم ہوتی ہے کیونکہ خود موسیٰ اور دیگر انبیاء کو بہی خوارق عادات دی گئی تہی پہر صرف حضرت عیسیے ہی کو بلحاظ خوارق کے آیت فرمانا چہ معنی دارد علاوہ یہہ کہ پارہ ۱۷ - رکوع ۶ میں فرمایا گیا ہے کہ وجعلناھا وابنھا آیۃ للعالمین غور کرو کہ حضرت عیسیے کی حیات تک تو چند حواریوں نے ہی حضرت عیسیے کو مانا تہا اور بعد اون کی وفات کے اون کے متبعین نے اسقدر غلو کیا کہ آپ کو خدا یا خدا کا بیٹا ماننے لگے تو پہر کیا چند حواریوں کے ایمان لانے کو یا بعد اون کی وفات کے ایک عالم کے مشرک ہو جانے کو کہہ سکتے ہیں کہ حضرت عیسیے یا اون کی والدہ تمام عالموں کے لئے نشان الٰہی تہیں غرضکہ ان اعتبارات سے تو ہرگز ہرگز حضرت عیسیٰ یا اون کی والدہ تمام دیگر انبیاؤں کو چہوڑ کر نشان الٰہی مخصوص طور پر نہیں ہو سکتے پس مراد الٰہی یہہ معلوم ہوتی ہے کہ اللہ تعالے کے علم ازلی میں یہہ امر مقرر ہو چکا تہا کہ آنحضرت صلعم خاتم النبیین سید المرسلین کا سلسلہ دین اسلام بلحاظ خلافت کے مثل سلسلہ موسوی کے جاری ہوگا مگر جب تک کہ مشبہ بہ کی حد ابتدائی اور حد انتہائی نہ مقرر کی جاوے تب تک مشبہ کو مشبہ بہ کے ساتھہ کیونکر تشبیہہ دے سکتے ہیں اور پہر اس امر کا کہ حضرت موسیٰ سے ہی یہاں اس سلسلہ بنی اسرائیل کا ابتدا کیوں لیا گیا یہہ ہے کہ پہلی قومیں یعنے قوم نوح وقوم ہود وقوم صالح اور قوم لوط وغیرہ پہلے ہلاک ہو چکی تہیں جیسا کہ سورہ قصص میں بہی اسکا بیان ہے چنانچہ اللہ تعالے ایک جگہ پر فرماتا ہے ولقد آتینا موسی الکتاب من بعد ما اھلکنا القرون الاولی - اسلئے اللہ تعالیٰ نے اپنے علم ازلی کے مطابق حد ابتدائی اوس سلسلہ کی حضرت موسیٰ کو قرار دیا جسکی نسبت فرمایا گیا ولقد آتینا موسی الکتاب لعلھم یھتدون اور چونکہ سلسلہ محمدیہ کی نسبت بیشن گوئیاں بہی کتاب توریت میں بہت کثرت سے فرمائی گئی ہیں لہذا لفظ یھتدون کا اشارہ اسطرف ہوا کہ تا اس کتاب توریت سے اہل کتاب کو سلسلہ محمدیہ کیطرف اپنے وقت میں ہدایت حاصل ہو جاوے کیونکہ سلسلہ موسوی سلسلہ محمدیہ کے لئے بطور تمہید کے قائم کیا گیا تہا لہذا آخری سلسلہ موسوی کے حد یا نشان کو حضرت عیسیے اور مریم کے ساتھہ مقرر فرما دیا کہ جس طرح سلسلہ موسوی کا انتہا حضرت عیسیے تک ہوا۔ سلسلہ محمدیہ کا انتہا بہی مسیح موعود تک ہی ہوگا اور پہر اوسی کے آخری زمانہ میں تغیرات شروع ہو جاوینگے جس میں کثرت سے دنیا پر بلائیں نازل ہونے لگیں گی کیونکہ اس زمانہ آخری میں اتمام حجت اللہ کا ہو چکا ہو چکا اسلئے دیکہو اب اس زمانہ میں دنیا کا رنگ ایسا بدلا ہوا ہے کہ طاعون قحط زلازل اور آتش فشانی وغیرہ وغیرہ سے تمام عالموں پر تباہی اور ہلاکت نازل ہو رہی ہے جو پہلے زمانوں میں ایسی تباہی اور ہلاکت تواریخ سے معلوم نہیں ہوتی اور تمام حکما اور فلاسفر بہی چلا اوٹہے ہیں کہ زمانہ کا رنگ ان ابتلاؤں میں بہ نسبت زمانہ سابق کے بدلا ہوا ہے اور چونکہ وہ مجدد عظیم الشان مظہر رحمۃ للعالمین جو بنام عیسیے کے مبعوث ہوا ہے اوس کی تبلیغ تمام عالموں میں اور اقطار بعیدہ عالم میں بذریعہ اشتہار ورسائل وکتب کے پونہچ چکی ہے اور نیز جو شرک وبدعات حضرت عیسیے یا حضرت مریم کی نسبت کئے جا رہے ہیں اونکی تردید ان تمام امور غیر مذکورہ سے اپنے نشانات اور خوارق عادات کے ساتھ سیکا اس مسیح موعود نے تمام دنیا میں شائع کر دی اس اعتبار اور لحاظ سے حضرت عیسیے اور مریم کا تمام عالموں کے لئے بذریعہ مسیح موعود نشان ہونا ظاہر ہے پس اس اعتبار سے آخر زمانہ میں خاتم الخلفا کا بنام مسیح وعیسیٰ ابن مریم کے است[illegible] مبعوث ہونے کا سر یہ تہا جیسے [illegible] ما وجعلناھا وابنھا آیۃ للعالمین [illegible] کو پورے طور پر صادق کر دیا اور یہی نکتہ ہے کہ آیت زیر تفسیر میں اللہ تبارک وتعالے نے حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیے کے درمیانی انبیاء کو مذکور نہیں فرمایا کیونکہ مقصود تو صرف حدبندی اول وآخر سلسلہ موسوی کی مقصود علم تہی واسطے مشابہت سلسلہ محمدیہ کے۔ ور وجعلنا ابن مریم وامہ آیۃ بہاتو ہے مفسرین پر اللہ تعالے رحم فرماوے کہ باوجود یکہ ظہور حضرت عیسیٰ منجملہ آیات کبریٰ قیامت کے مانتے ہیں مگر انہوں نے آیت زیر تفسیر میں حضرت عیسیٰ کو اس لحاظ سے آیت ہونا تحریر نہیں فرمایا کہ کسی نے باعتبار ولادت بغیر پدر کے آیت قرار دیا ہے حالانکہ ایسی ولا

...زد حب اتبلائی اور کسی نے ظہور خوارق کے اعتبار سے اون کو آیت ٹہیرایا ہے حالانکہ حضرت موسیٰ وغیرہ بھی تو اس لحاظ خوارق سے ایک بڑی آیت تہے اور ظاہر ہے کہ آیت بالشان کا مقرر کرنا بوقت حاجت کے ضروری ہی ہوتا ہے۔ دیکھو گورنمنٹ ارضی بلکہ رعایا بھی جب کسی زمین یا زمانہ کی حدبندی کرنا چاہتے ہیں تو اوسکے لئے ایک نشان مقرر کر دیتے ہیں پس اسی طرح پر اللہ تعالےٰ نے سلسلہ موسوی کے آخر زمانہ کی حدبندی کے لئے حضرت عیسیٰ کو ایک نشان قرار دیدیا ہے تاکہ سلسلہ محمدیہ کی تشبیہ اوس سلسلہ موسوی کے ساتھہ دی جاوے آیت استخلاف اور آیات سورہ تحریم بھی اسی طرف ناظر ہیں اور نیز غور کرنے سے اس مراد الٰہی کی حقیقت بخوبی ثابت ہو جاتی ہے دیکھو سال و ماہ و ہفتہ جات و ایام و ساعات کی حدبندی بھی کی گئی ہے کما قال اللہ تعالےٰ قل ھی مواقیت للناس والحج اسیطرح میقات دورہ محمدی و احمدی کے تشبیہ کے لئے میقات دورہ موسوی قایم کیا گیا۔ نکتہ قابل یادداشت اس آیت میں حضرت عیسےٰ اور مریم دونوں کا ذکر ہے مہذا دونوں کے لئے بصیغہ مفرد لفظ آیت کا فرمایا گیا اور صیغہ تثنیہ یعنے آیتین ارشاد نفرمایا تاکہ جعلنا کا مفعول اول اور ثانی میں موافقت ہو جاتی سر اسمیں یہ ہی تہا کہ اصل مقصود ذکر کرنے پہلے عیسیٰ و مریم سے آخری سلسلہ کا عیسیٰ اور مریم ہے اور وہ تو ایک ہی شخص ہے کما مر بیانہ پس چونکہ آخری عیسےٰ و مریم ایک شخص ہی ہے یعنے وہی عیسےٰ ہے اور وہی مریم ہے اور نفخ روح کے بعد وہی مریم عیسےٰ ہو گیا ہے لہذا اسی آخری عیسیٰ اور مریم کے واحد ہونے کے لحاظ سے لفظ مفرد آیت کا اختیار فرمایا گیا اور یہہ تو سابق میں مذکور ہو چکا ہے کہ پہلے حضرت عیسےٰ اور مریم کا آیت للعالمین ہونا موقوف ہے آخری عیسیٰ و مریم کے وجود پر پس یہی مراد ہے اس شعر سے کہ؂

ابن مریم کے ذکر کو چہوڑو
اوس سے بہتر غلام احمد ہے

چونکہ علم الٰہی میں مسیح موعود کی بعثت ہندوستان ملک پنجاب میں ہونے والی تہی اسلئے پہلے عیسیٰ اور مریم کے قرارگاہ کے لئے بھی ہندوستان ہی سری نگر کشمیر تجویز فرمایا گیا تاکہ یہ امر مسیح موعود کے لئے بطور ایک مقدمۃ البعثت کے واقع ہو۔ مفسرین رحمہم اللہ کا اختلاف ربوہ کے تعین میں اسقدر ہے کہ؂ شد پریشان خواب من از کثرت تعبیرہا کا مصداق ہے معہذا ایسا بھی کوئی اختلافی قول ایسا نہیں جس سے کلام الٰہی کے سعنے ٹہیک معلوم ہو جاوین جیسے ازالۃ الوسواس وغیرہ مین ثابت کر دیا ہے کہ مراد ربوہ سے سری نگر کشمیر ہے وہاں پر چشمہائے شیرین اور خوشگوار کا جاری ہونا تو ہر شخص جانتا ہی ہے لیکن ذات قرار اور ربوہ ہونا اوسکا بھی واضح ہے اور آویٰ جسکے معنی ہیں مصائب اور تکالیف سے پناہ دینا اور بچانا سو یہ آویٰ بعد واقعہ صلیب کے واقع ہوا حتّٰی کہ حضرت عیسیٰ کی وفات بھی وہیں سری نگر میں ہوئی اور قبر بھی وہیں موجود ہے دیکھو ہمارے رسائل کو ربوہ کے معنوں پر اسجگہ ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ آویٰ اگر واقعہ صلیب سے پیشتر ہوا ہے تو نہ آویٰ کا مضمون صادق آیا اور نہ اوس ربوہ کا ذات قرار ہونا حضرت عیسےٰ کی نسبت ٹہیک ہوا کیونکہ اوس کے بعد واقعہ صلیب پیش آگیا اور اگر بوقت صلیب یا بعد صلیب یہہ آویٰ واقع ہوا تو آسمان پر رفع ہونا حضرت عیسےٰ کا محض غلط ہو گیا کیونکہ آسمان کو ربوہ ہرگز ہرگز نہیں کہہ سکتے فالآن حصحص الحق والحق یعلو ولا یعلیٰ تفسیر ابو السعود میں لکہا ہے۔ ذات قرار ای مستقر من ارض منبسطۃ سھلۃ یستقر علیھا ساکنوھا وقیل ذات ثمار وزروع لاجلھا یستقر فیھا ساکنوھا ومعین ای وماء معین ظاھر جار فعیل من معن الماء اذا جری واصلہ الابعاد فی المشی او من الماعون وھو النفع لانہ نفاع او مفعول من عانہ اذا ادرکہ بالعین فانہ لظھورہ یدرک بالعیون وصف ماءھا بذلک للایذان بکونہ جامعا لفنون المنافع الیٰ آخرہ

اب فرمایا جاتا ہے کہ اے مجموعہ پیغمبران ستہری چیزین کہاؤ اور نیک عمل کرو بے شک تم جو کچہہ عمل کرو گے میں اون سب سے خبردار ہوں اور یہ گروہ تمہارا ہی گروہ ہے یعنی اصل دین کے اعتبار سے ایک ہی گروہ ہے اور میں تمہارا سب کا پروردگار ہوں تو مجہسے ہی ڈرتے رہو۔

تت چونکہ آنحضرت صلعم میں وہ تمام فضائل جو پہلے انبیاؤں میں تہے موجود تہے لہذا آنحضرت صلعم کے خطاب میں صیغہ جمع کا لایا گیا ولنعم ماقیل؂

حسن یوسف دم عیسےٰ ید بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

اور چونکہ اقوام عیسائیان نے رہبانیۃ کو اختیار کر کے اچہی اچہی حلال چیزون کا کہانا ترک کر دیا تہا لہذا رہبانیہ عیسائیان کو بہاں پر رد فرمایا گیا اور بصیغہ امر ارشاد کیا گیا کہ عمدہ اور حلال اشیاء خوردنی لذیذ و مرغوب الطبع کہایا کرو کیونکہ تمام رسولوں کو اپنے اپنے وقت میں ہمارا یہی امر صادر ہوا ہے اور فطرت انسانی کے ساتہہ یہہ امر نہایت درجہ مطابقت رکہتا ہے اور موجب محبت و شکر الٰہی کا بہی یہی امر ہے ہاں اس میں افراط منع ہے اس لئے اس امر کے ساتہہ ہی واسطے دور کرنے غفلت کے کہ عبادات الٰہیہ میں واقع ہو ارشاد فرمایا گیا کہ عمدہ اغذیہ حلال و طیبات کا استعمال واسطے حصول قوت کے ہے تاکہ عبادات بجالائے جاوین اس لئے ان عمدہ اغذیہ حلال کا شکریہ یہہ ہی ہے کہ اعمال صالحہ بجالاتے رہو تاکہ بحکم لئن شکرتم لازیدنکم کے ان تمہاری نعمتوں میں ہماری طرف سے زیادتی ہوتی رہی ولنعم ماقیل؂

شکر نعمت نعمتت افزون کند
کفر نعمت نعمتت بیرون کند

اور چونکہ اللہ تعالےٰ کے علم میں یہ بات مقرر ہو چکی تہی کہ آخر زمانہ مسیح موعود مین طیبات اور اغذیہ حلال مستلذات کی ایسی کثرت ہوگی جسکی نظیر تواریخ سنین ماضیہ میں موجود نہیں اور اون مستلذات کے استعمال پر اکثر ایسے لوگ جو عیسائی رہبانیۃ کی طرف میلان طبع رکہتے ہیں معترض ہون گے لہذا حضرت عیسےٰ کے قصہ کے بعد جو امت محمدیہ کے مسیح موعود کا مشبہ بہ ہے اس حکم کا صادر فرمانا نہایت مناسب ہوا تا کہ ایسے زمانہ میں اغذیہ حلال مرغوب الطبائع اور مستلذات کے استعمال کو کوئی شخص بلید الطبع حرام اور ناجائز نہ سمجہے کیونکہ اصل مقصود تو اعمال صالحہ کا بجالانا ہے اور ان اعمال کے بجالانیکی قوت ان اغذیہ مستلذات سے حاصل ہوتی ہے اور صیغہ جمع یعنی یا ایہا الرسل کا ارشاد فرمانا بہی بموجب الہام جری اللہ فی حلل الانبیا کے نہایت مناسب ہوا واضح ہو کہ رہبانیہ کا رد دوسری جگہ پر بہی قرآن شریف میں ارشاد فرمایا گیا ہے

قل من حرم زینۃ اللہ التی اخرج لعبادہ والطیبات من الرزق قل ھی للذین اٰمنوا فی الحیوۃ الدنیا خالصۃ یوم القیامۃ کذالک نفصل الاٰیات لقوم یعلمون ۞ ولنعم ماقیل؂

جو کچہہ کہ جہان میں ہے سب انسان کیلئے ہے
آراستہ یہ گہر اسی مہمان کے لئے ہے

دیکھو الہام لولاک لما خلقت الافلاک کو اور اسی کے موید ہے الہام یاتیک من کل فج عمیق وغیرہ وغیرہ آخر میں جو صفت علیم کا ذکر فرمایا گیا وہ اس لئے کہ تمہارے اون سب اعمال کا علم اور اون سب کی مجہکو خبر ہے جو موجب مزید نعمت کے میرے نزدیک ہیں اور حضرت موسیٰ سے لیکر حضرت عیسےٰ تک جسقدر انبیا و اولیا گذرے ہیں وہ سب کے سب لے مجموعہ رسل تمہاری ہی امت ہے اور تمہاری امت کے ساتہہ بالکل متحد ہے کیونکہ امت موسوی تو انکی تمہاری امت بطور تمہید کے ہے۔ جن دونوں کا خاتمہ مسیح موعود پر ہوا اور اب اس زمانہ مسیح سے زمانہ نفخ اولے کا شروع ہو گیا کیونکہ مسیح محمدی کو آیات کبرے علامات قیامت کبرے سے گردانا گیا تہا پس سلسلہ موسوی اگرچہ مشبہ بہ سلسلہ محمدیہ کا ہے مگر وہ بطور ظل کے تہا اور یہ بطور اصل کے قرار دیا گیا؂

آنکس است اہل بشارت کہ اشارت داند
نکتہا ہست بسے محرم اسرار کجا است

اگر کہا جاوے کہ تشبیہ تو مقتضی ہے کہ مشبہ بہ افضل ہو اور مشبہ مفضول تو جواب اوسکا یہہ ہے کہ یہہ امر ہر جگہ پر ضروری نہیں جیسا کہ صیغہ درود شریف میں وارد ہے

اللھم صل علیٰ محمد وعلیٰ اٰل محمد کما صلیت علیٰ ابراھیم وعلیٰ اٰل ابراھیم انک حمید مجید۔ اور ہم دریافت کرتے ہیں کہ زید کالاسد میں کیا زید سے اسد افضل ہے کلا وحاشا دیکھو فرمایا اللہ تعالےٰ نے ولقد کرمنا بنی آدم وحملناھم فی البر والبحر ورزقناھم من الطیبات وفضلناھم علیٰ کثیر ممن خلقنا تفضیلا ۞ بالاصہ یہ کہ جس جگہ پر مشبہ میں صفات مشبہ بہ ہی ہون اور اوس کے علاوہ ذاتی صفات بہی ہون۔ اور یہ فضیلت امت محمدی کو اوپر امت موسوی کے اسواسطے دی گئی کہ میری صفت ربوبیت کی تمیز ایک خاص طور پر متجلی ہوئی ہے کما قال اللہ تعالےٰ ورحمتی وسعت کل شیء فسا کتبھا للذین یتقون ویؤتون الزکوٰۃ والذین ھم باٰیاتنا یومنون الذین یتبعون الرسول النبی الامی الذی یجدونہ مکتوبا عندھم فی التوراۃ والانجیل ۞ پس بلحاظ ان انعامون کے تمکو چاہئے کہ مجہہ سے ہی ڈرو اور کامل تقوے کو اختیار کرو تاکہ باعث مزید انعامات کا ہو۔ نکتہ قابل یادداشت اسجگہ پر یہہ ہے کہ ان ھذہ امتکم امۃ واحدۃ قرآن مجید میں صرف دو جگہ پر آیا ہے اول تو یہی مقام ہے جسمیں ذکر مریم و عیسےٰ کا ہے۔ دوسری جگہ پ۱۷ میں ہے وہاں پر بہی مریم اور عیسےٰ ہی کا ذکر ہے اس میں سر یہی ہے کہ آنحضرت صلعم کی امت میں بنام مریم اور عیسیٰ آنیوالا تہا اسلئے ارشاد فرمایا گیا ان ھذہ امتکم امۃ واحدۃ اسی لئے دیگر انبیاؤن کی نسبت یہہ ارشاد نہیں ہوا اگرچہ وہ سب بہی حضرت ہی کی امت ہیں مگر اون کے نام کے ساتہہ اس امت میں کوئی مبعوث نہیں ہوا

اور یہی مراد تھی مریم اور عیسےٰ کی آیۃ للعالمین ہونے سے والحمد للہ پس جو شخص کہ اس عیسےٰ محمدیہ کا منکر ہے وہ بالضرور عیسیٰ موسوی کا بھی مکذب ہے بلکہ اس انکار سے کل سلسلہ موسوی کا انکار لازم آتا ہے اور پھر یہہ انکار اون تمام آیات کے انکار کا مستلزم ہے جنمیں قصہ حضرت موسیٰ اور حضرت عیسےٰ کا بیان فرمایا گیا ہے فنعوذ باللہ منہا۔

اب اسباب ضرورت قرآن مجید اور ضرورت بعثت خاتم النبیین سید المرسلین کو بیان فرمایا جاتا ہے کہ پھر لوگون نے آپسمیں پھوٹ کر کرا پنی اپنی کتابین جدا جدا بنالی میں ہر ایک فرقہ جو اوسکے پاس رطب و یابس ہے اوس مین خوش ہو رہا ہے۔ اور تم اے پیغمبر ایک وقت تک ان لوگون کو اون کی غفلت میں چھوڑ دو۔

ف یعنے یہ پھوٹ اور تفرقہ انبیا علیہم السلام کیطرف سے نہیں تہا۔ تقطعوا چونکہ باب تفعل سے ہے اسلئے اوسمیں ایک قسم کا مبالغہ موجود ہے کہ لوگون نے بڑی شدت کے ساتھہ اختلاف پیدا کر لیا حتیٰ کہ مختلف کتابیں بنالیں کیونکہ زبر جمع زبور کی ہے جس سے مراد استعارۃً کتاب ہو سکتی ہے اور اس شدت اختلاف کو اسطرح پر موکد کیا جاتا ہے کہ ہر ایک فرقہ نے جس امر کو اپنے لئے دین قرار دے لیا ہے خواہ کیسا ہی باطل ہو اسی کو حق سمجہہ رہا ہے اور [illegible] باطل اعتقاد کرتا ہے [illegible] خاتم النبیین [illegible] ایک ذرہ بہی متوجہ نہیں ہوتا [illegible] کی تسلی اور تشفی [illegible] ارشاد فرمایا جاتا ہے کہ ایک وقت [illegible] اپنی حالت [illegible] کہ یہ خلود [illegible] جاوہ گر ہوگا اور مخالفین ہلاک [illegible]

چنانچہ اس نظارہ کو آنحضرت صلعم نے اپنی حیات میں ملاحظہ فرما لیا تہا۔ اس آیت میں ایک [illegible] پیشگوئی بہی مندرج ہے کہ جس طرح اس شدید اختلاف کے وقت میں ضرورت آپکی بعثت کی واقع ہوئی اسیطرح آخر زمانہ میں بہی نہایت شدت کے ساتھہ یہہ اختلاف پیدا ہوگا۔ چنانچہ اس آیت کی تفسیر میں گویا یہہ کلام نبوت بہی ارشاد فرمایا گیا ہے تفرقت بنو اسرائیل علی احدی وسبعین فرقہ فنھلکت سبعون و خلصت فرقۃ وان امتی ستفترق علی اثنین وسبعین فرقہ فتھلک احدی وسبعون فرقۃ وتخلص فرقۃ واحدۃ الحدیث۔ پس وہی اختلاف شدید اس آخری زمانہ میں بھی موجود ہے اسلئے سخت ضرورت واقع تہی کہ ایک مجدد عظیم الشان الحکم العدل ہو کر مبعوث ہوئے۔ چنانچہ یہ مجدد مہدی معہود و مسیح موعود عین اپنی وقت پر مبعوث ہو گیا والحمد للہ۔

غرضکہ جس طرح پر بوقت بعثت حضرت خاتم النبیین کے مضمون آیت زیر تفسیر کا واقع ہو رہا تہا اس زمانہ آخری میں بہی بعینہ وہی مضمون واقع ہو رہا ہے اور جسطرح فذرھم فی غمرتہم حتی حین اوسوقت میں فرمایا گیا تہا بسبب شدت عناد مخالفین کے اس زمانہ میں بہی الہام الٰہی ہوا کہ یا علی دعھم وانصارھم و زراعتھم اور بالآخر حتی حین کی تفسیر فعلی میں آسمانی بلائیں طاعون زلازل آتش فشانی قحط وغیرہ وغیرہ نازل ہونے شروع ہو گئیں اور یہانپر بہی حتی حین کا ارشاد آموجود ہوا لفظ حین مین جو تنوین تنکیر کی ہے وہ اوس حین کے عظیم الشان ہونے پر دال ہے اور فی الحقیقت یہہ زمانہ باعتبار مصائب اور بلاؤن کے ایسا سخت زمانہ ہے جو اخبار والے بہی بلحاظ زمانون سابقہ کے اس کی شدت کی نسبت شہادت دے رہے ہیں۔ اللھم احفظنا من کل بلاء الدنیا وعذاب الآخرۃ

محمد احسن ۲۵ - مئی روز جمعہ ۱۹۰۶ء

درخواست دعا کی کل احباب جماعت سے

جو صاحب اس مضمون کو مطالعہ فرماوین

واضح ہو کہ خاکسار کی طبیعت جب سے کہ اعلام الناس حصہ اول و دوم و سوم بمقام بھوپال تصنیف کیا کچھہ ایسی واقع ہوئی ہے کہ قرآن مجید کی جس آیت کو بیان کیا جاتا ہی یا اوسکی تفسیر لکھی جاتی ہے مبرادمز فوراً حضرت جری اللہ فی حلل الانبیا کیطرف ایسا منتقل ہو جاتا ہے کہ اوس آیت سے ثبوت کامل حقیت اس سلسلہ احمدیہ کا جلی طور پر واضح ہو جاتا ہے۔ چنانچہ خاکسار کے رسائل وکتب مصنفہ اور خصوصاً تفسیر ناظرین کو یہ امر ظاہر ہوا ہوگا اور اس انتقال ذہن کے لئے بہت کثرت کے ساتھہ دلائل بہی علوم آمیہ سے اور نیز سیاق و سباق آیت متلوہ سے و دیگر آیات مفسرہ سے معلوم ہو جاتے ہیں لہذا الحکم واما بنعمۃ ربک فحدث کے اس امر کا اظہار کیا جاتا ہے اور ناظرین سے دعا کی درخواست ہے کہ وہ یہ دعا کرین کہ خاکسار کو اللہ تعالےٰ مصداق حضرت اقدس کے اوس مکاشفہ کا کر دیوے جو براھین کے صفحہ ۲۵۳ حاشیہ میں لکھا ہوا ہے۔ وھی ھذہ

"اب ایک چوتھی رؤیا بھی آپ کی تسلی کامل کے لئے بیان کرتا ہوں تخمیناً دس برس کا عرصہ ہوا ہے جو مینے خواب مین حضرت مسیح علیہ السلام کو دیکہا اور مسیح نے اور مین نے ایک جگہ ایک ہی برتن مین کہانا کہایا اور کہانے مین ہم دونون ایسے بے تکلف اور با محبت تہے کہ جیسے دو حقیقی بہائی ہوتے ہیں اور جیسے قدیم سے دو رفیق اور دلی دوست ہوتے ہیں۔ اور بعد اوسکے اوسی مکانمین جہان اب یہ عاجز اس حاشیہ کو لکھہ رہا ہے میں اور مسیح اور ایک اور کامل اور مکمل سید آل رسول دالان مین خوشدلی سے ایک عرصہ تک کہڑے رہے اور سید صاحب کے ہاتہہ مین ایک کاغذ تہا اوسمیں بعض افراد خاصہ امت محمدیہ کے نام لکھے ہوئے تہے اور حضرت خداوند تعالےٰ کی طرف سے اون کی کچھہ تعریفین لکھی ہوئی تہیں چنانچہ سید صاحب نے اوس کاغذ کو پڑہنا شروع کیا جس سے یہ معلوم ہوتا تہا کہ وہ مسیح کو امت محمدیہ کے اون مراتب سے اطلاع دینا چاہتے ہیں کہ جو عند اللہ اون کے لئے مقرر ہیں اور اوس کاغذ میں عبارت تعریفی تمام ایسی تھی کہ جو خالص خدا تعالےٰ کیطرف سے تہی سو جب پڑہتے پڑہتے وہ کاغذ اخیر تک پہنچ گیا اور کچھہ تہوڑا ہی باقی رہا تب اس عاجز کا نام آیا جسمیں خدا تعالےٰ کیطرف سے یہہ عبارت تعریفی عربی زبان میں لکھی ہوئی تہی ھو منی بمنزلۃ توحیدی وتفریدی فکاد ان یعرف بین الناس یعنے وہ مجہہ سے ایسا ہے جیسی میری توحید اور تفرید سو عنقریب لوگون میں مشہور کیا جاویگا یہہ اخیر فقرہ فکاد ان یعرف بین الناس اسی وقت بطور الہام بھی القا ہوا چونکہ مجہکو اس روحانی علم کی اشاعت کا ابتدا سے شوق ہے اسلئے یہ خواب اور یہ القا بھی کئی مسلمانون اور کئی ہندوؤن کو جو ابتک قادیان میں موجود ہیں اوسیوقت بتلایا گیا۔ اب دیکھئے کہ یہہ خواب اور یہ الہام بہی کسقدر عظیم الشان اور انسانی طاقتون سے باہر ہے اور گواہی تک (یعنی جلد سوم براہین کے لکھنے تک) یہہ پیشین گوئی کامل طور پر پوری نہیں ہوئی مگر اسکا اس وقت پر پورا ہونا بھی انتظار کرنا چاہیئے کیونکہ خدا کے وعدون میں ممکن نہیں کہ تخلف ہو" انتہی صفحہ ۲۵۳ براہین۔

اللھم اجعلنی مصداقا لھذا الرجل السید الذی اری اللہ للمسیح الموعود آمین یارب العالمین فامنوا ایھا الاحباب۔

ف دیکھو تحذیر المومنین وغیرہ کو کہ اوس میں ترتیب ساتھہ اولیاء اللہ کے نام اور اون کے فضائل لکھے ہوئے ہیں اور حضرت مسیح موعود کے فضائل بہی اس میں موجود ہیں۔ ۱۲ منہ

مراسلت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علے رسولہ الکریم ۵

مخدوم مکرم جناب شیخ صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ بموجب ریزولیوشن ۲ جو الاخوان کلب لاہور منعقدہ ۶ مئی ۱۹۰۶ء مین باتفاق رائے پاس ہوا۔ مجہے کارروائی ٹی پارٹی جو الاخوان کلب کیطرف سے ڈاکٹر میرزا یعقوب بیگ صاحب اسسٹنٹ سرجن کو بتاریخ ۲۲ - اپریل ۱۹۰۶ء بوقت ۷ بجے شام برمکان خواجہ کمال الدین صاحب پلیڈر چیف کورٹ لاہور دی گئی۔ اخبار الحکم مین شائع کرنے کی غرض سے ارسال خدمت عالی کرنے کی عزت حاصل ہوئی ہے۔ امید ہے آپ آیندہ اشاعت مین درج فرما کر مشکور فرماوین گے۔

(۱) حسب تجویز سید غلام دستگیر احمدی جنرل سکرٹری انجمن الاخوان وبتائید جملہ حاضرین اس جلسہ کیلئے ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب اسسٹنٹ سرجن لاہور میر مجلس مقرر کیئے گئے۔

(۲) سب سے پہلے حسب معمولی باجازت پریزیڈنٹ صاحب چوہدری فتح محمد خانصاحب نے قرآن خوانی سے افتتاح جلسہ کیا۔

(۳) پھر سید غلام دستگیر احمدی جنرل سکرٹری نے ایڈریس جو اس موقعہ کیلئے اسسٹنٹ سکرٹری نے طیار کیا تہا۔ پڑہ کر سنایا۔

(۴) اسکے بعد مولوی احمد حسین صاحب نے فضائل اسلام پر ایک طول طویل لیکچر سنایا اور اپنی نظم نعتیہ پڑھی۔

(۵) پھر مرزا صاحب موصوف نے صدر جلسہ اور دیگر حاضرین کا شکریہ ادا کرنیکے بعد اپنے شستہ خیالات اور قیمتی نصائح سے جملہ حاضرین کو محظوظ فرمایا۔ جزاہ اللہ احسن الجزا۔

(۶) اخیر پر حاضرین کی چاء اور پان سے تواضع کی گئی۔ اور جلسہ دعا کے بعد برخاست ہوا۔

تعداد حاضرین جلسہ کی قریباً پچاس تہی۔

ایڈریس جو صاحب موصوف کی خدمت میں کیا گیا حسب ذیل ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

میرے معزز بزرگو۔ بہائیو۔ اور دوستو۔ السلام علیکم۔ غالباً آپ سب صاحبان کو معلوم ہوگا کہ آج کا یہ مجمع کس غرض سے منعقد ہوا ہے مین مختصراً اتنا عرض کر دینا ضروری

سمجھتا ہوں کہ آج ہم ایک معزز بھائی کو جو نہ صرف دنیوی لحاظ سے با وفا سلوک صاحب جاہ ہیں۔ بلکہ تعلیم اسلام کے بھی درخشندہ نمونہ ہیں دلی ارادت سے خوش آمدید کہنے کو ہیں۔ اس نیک سیرت جوان صورت اور عالی ہمت سے آپ لوگوں کو انٹروڈیوس کرانے کے لئے صرف اتنا کہدینا کافی ہے۔ کہ آپ سیرت ابوبکرؓ مرحوم کے مصنف ہیں۔ اور حضرت کریم الملّت مرحوم مغفور نور اللہ مرقدہٗ کے حالات قدسی آیات کے مرتب کرنیوالے ہیں۔ جو لوگ قومی جریدے مطالعہ کرتے ہیں۔ انہیں یہ امر بخوبی معلوم ہے۔ میں انہیں تمہیدی جملات میں زیادہ وقت نہیں لینا چاہتا۔ لہٰذا خود اپنی طرف اور آپ سب صاحبان کی طرف سے بالعموم اور ممبران الاخوان کلب کی طرف سے بالخصوص انکو دلی جوش سے خوش آمدید کہتا ہوا عرض حال کی جرأت کرتا ہوں۔

جناب والا۔ اول اظہار ارادت کیلئے ایک رباعی پڑھتا ہوں ؎

للہ الحمد کہ اپنا بھی نصیبہ جاگا
بعد مدت کے وہ بیہر ہم جو بچھڑا یار ملا
تیرے آنیکی خبر پائی تو یوں دل نے کہا
حبذا آمدنت باعث آبادیٔ ما

امابعد میں انجمن الاخوان کیطرف سے ایک دفعہ پھر ارادتمند اور جوش سے بھرے ہوئے دل کے ساتھ خوش آمدید کہتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں۔ کہ خداوند کریم ہم سب کو ابتلاؤں اور جملہ آفات ارضی و سماوی سے محفوظ رکھے۔ اور ہر ایک آزمائش کے وقت ہمیں فوق العادت استقامت اور حوصلہ بخشے۔ اور اپنے مامور و مرسل کے کامل اتباع کی توفیق دے۔ آپ ایسے درخشندہ نمونے اور قابل تعظیم بزرگوں کو ہم میں دیر تک قایم رکھے۔ اور ہمیں شوق اور توفیق دے۔ کہ ہم بھی آپ کی طرح اسلام کے سچے جان نثار اور اللہ تعالےٰ کے پورے فرمانبردار بندے بنیں۔ اور جوش دل سے پکار اٹھیں۔ ؎

سر جبیں تابطاعت او بر زمین نہیم
جان در رہش دریغ نباید نثار کرد

ع این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد۔

بزرگوارا۔ جب سے آپ تشریف لائے ہیں غاریب ہمارے حوصلے اور ارادے بہت بلند ہوگئے ہیں اور ہم اس وقت سے آپ کے اور جملہ احمدی بزرگوں کی سرپرستی میں آکر کچھ فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ کیا عجب جو آپ کا بزرگانہ سایہ ہماری امیدوں کو زیادہ کرتا ہوا ہمارے دل بھی بڑھاوے۔ اور توفیق ایزدی شامل حال ہو تو ہم اپنے ارادوں میں بھی کامیاب ہوں۔ اس اجمال کی تفصیل یوں ہے۔ کہ جس مٹھی بھی جماعت کے اہتمام سے آج جناب کو خوش آمدید کہنے کے لئے جملہ احباب جمع ہیں۔ وہ احمدی طلبا کا الاخوان کلب ہے۔ اسوقت تک اسکی حالت ایک کم عمر بچے کی سی ہے جسے ذراسی بد پرہیزی سے بیماری آچمٹتی ہے۔ اور چونکہ آپ نہ صرف جسمانی کمزوریوں کے معالج ہیں۔ بلکہ خدا کے برگزیدہ مسیح (خدا کی بے شمار نصرتیں اور تائیدیں اسکے ساتھ ہوں) کے پاک ہاتھوں سے ان کے دار الصحت میں رہ کر خود صحت یاب ہوچکے ہیں اور روحانی بیماریوں سے واقفیت بھی حاصل کرچکے ہیں۔ اسلئے استدعا ہے کہ اس مختصر سی جماعت کیطرف توجہ فرماویں۔ تاکہ اس کی کوششیں بارآور ہوں۔ اور آیندہ کے لئے ہمت زیادہ ہو۔ شاید اس قسم کی باتیں ایک مجانہ اور ارادتمندانہ ایڈریس میں زیادہ موزون نہوں لیکن اس سے بہتر موقع ملنا آسان نہیں۔ لہٰذا اس سے فائدہ اٹھانے میں تامل کرنا سخت غلطی ہے۔ پس میں بسبیل ایجاز اس انجمن کی حالت اور اسکے اغراض و مقاصد سے عرض خدمت کرنا چاہتا ہوں۔

گرامی قدرا۔ چونکہ آپ ایسے مہربان بزرگ کے آنے پر ہماری امیدیں زیادہ خوشگوار ہوگئی ہیں۔ اسلئے دلی جوش مجبور کرتا ہے۔ کہ احوال دل آپ کے سامنے عرض کردیں۔ مگر آپ کے ملنے کی خوشی اسقدر ہے۔ کہ وہ سب مضمون اس جلسہ میں آپکی صورت دیکھکر بھول بھول جاتا ہوں پھر کچھ ضبط کو کام میں لاکر عرض مدعا کرتا ہوں:۔

میں اسوقت جملہ بزرگان قوم سے جو یہاں تشریف فرما ہیں۔ اور اس قسم کے کاموں سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ استدعا کرتا ہوں۔ کہ وہ اس انجمن کی سرپرستی قبول فرماویں۔ میرا روئے سخن صرف جناب میرزا صاحب ممدوح کیطرف ہی نہیں۔ بلکہ اس موقعہ کو غنیمت سمجھ کر سب کی طرف ہے۔ مدت سے آرزو تھی۔ کہ کسی تقریب پر ہمارے احمدی بزرگ جمع ہوں۔ اور ان کی خدمت میں عرض کیا جاوے۔ انکی ہمدردی سے اپیل کیا جاوے۔ کہ وہ ہمارے سرپرست بنکر ہماری حوصلہ افزائی کریں۔ یار کہئے گا ؎

یہ تکلف تو اک بہانہ تھا
مدعا حال دل سنانا تھا

سو الحمد للہ ہمارے مکرم مہربان میرزا یعقوب بیگ صاحب کی آمد ہمارے لئے برکت کا باعث ہوئی۔ اور کشت امید میں ابر بہاری برس گیا۔ اور جس موقعہ کی مدت سے آرزو تھی۔ نصیب ہوا۔ گویا ہمارے گلشن میں ان کی آمد آمد فصل بہار ہے ؎

للہ الحمد ہر آن چیز کہ خاطر میخواست
آخر آمد ز پس پردۂ تقدیر پدید

اسوقت میں یہ ظاہر کردینا بھی فرض سمجھتا ہوں کہ اسوقت تک اس انجمن کی سرپرستی اخلاق مجسم نیک سیرت۔ پاکیزہ باطن۔ عالیقدر ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب فرماتے رہے ہیں۔ اور میں انجمن کیطرف سے انکا نہایت جوش سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ انکی ذات سے انجمن میں نئی روح پھونکی گئی ہے۔ اور دعا ہے۔ کہ جسطرح انہوں نے ہمارے مقاصد میں کامیابی کے لئے جو فی الحقیقت قوم کے مشترکہ مقاصد ہیں۔ ہمیں مدد دی ہے۔ اور سرپرستی کی ہے۔ اللہ تعالےٰ ہمیشہ ان کا معین و ناصر ہو۔ اور ان کو تمام ارادوں میں کامیابی ہو۔ اور خدا ہمیں توفیق دے کہ ہم ان کے نیک نمونے کی پیروی کریں۔ ہمارے کلب کے مقاصد حسب ذیل ہیں:۔

(۱) اس انجمن کا مقصد جیساکہ اس کے نام سے ظاہر ہے۔ "کل مومن اخوۃ" کے مفہوم صحیح کو پورا کرنا ہے۔ اور برادران طریقت میں ہمدردی اور اخوت کی روح پھونکنا ہے۔

(۲) ہمارے بھائی جو مختلف کالجوں میں تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ ان کے مل بیٹھنے کی سبیل نکالنا۔ اور نہ صرف تبادلہ خیالات سے فائدہ اٹھانا۔ بلکہ بعض لایق اور قابل بھائیوں کی معلومات دینیہ اور فنون علمیہ سے فائدہ اٹھانا۔

(۳) کتب سلسلہ احمدیہ اور دیگر ضروری کتب مہیا کرکے ایک ریڈنگ روم قایم کرنا۔ جس سے توسیع معلومات میں امداد ملے۔

(۴) شائقین کتب سلسلہ عالیہ احمدیہ کیلئے سہولیت بہم پہونچانا۔

بالآخر خلوص دل سے پھر آپ کو نہ صرف اپنی طرف سے بلکہ جملہ حاضرین کیطرف سے بھی خوش آمدید کہتا ہوا بارگاہ رب العزت میں دعا مانگتا ہوں۔ کہ مولا کریم ہمیں ہمیشہ اسیطرح مل بیٹھنے کی توفیق دے۔ ہم نیک ہوں۔ ہماری مرضی تیری رضا کی تابع ہو۔ تیرے پیارے اور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اتباع ہمارا طرز عمل ہو۔ زبان پر تیرا ذکر دل میں تیرا ہی خیال ہو۔ سر میں تیرا ہی سودا ہو۔ پاؤں تیری راہ میں چلنے سے نہ تھکیں۔ گویا ہم پکے مسلمان اور سچے فرمانبردار بنیں۔ آمین۔ مولا کریم ہمیں توفیق دے کہ ہم تیرے فضل کے وارث بنیں۔ اور مرسل کے قدموں میں جان دیں۔

ربنا اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم۔ غیر المغضوب علیھم ولا الضالین۔ آمین۔ ربنا ھب لنا من ازواجنا وذریٰتنا قرۃ اعین۔ واجعلنا للمتقین اماما۔ ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب۔ آمین ثم آمین۔ ؎

مدعائے مطلب دل ہم سے سکھہ جاوے کوئی
انہیں سنا دیا حال اپنا داستان کیطرح

جناب میرزا صاحب نے جواباً بہت کچھ اطمینان دلایا اور انجمن کے مقاصد سے ہمدردی ظاہر کی۔ اور ریڈنگ روم کی ضرورت کو تو خود خواجہ کمال الدین صاحب نے بھی محسوس کیا۔ امید ہے۔ اسپر سب بھائی توجہ فرماوینگے۔ فقط والسلام۔

خاکسار غلام دستگیر احمدی جنرل سکرٹری الاخوان کلب لاہور
عبد الحکیم ۔ اسسٹنٹ سکرٹری۔

استفسار اور انکے جواب

بخدمت مکرم معظم جناب حکیم فضلدین صاحب بعد السلام علیکم کے واضح ہو کہ ..... کوئی ایسا وظیفہ یا عمل تحریر فرماویں جس سے مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہو۔ راقم بندہ عبد الواحد۔

الجواب

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ۔ اسمیں شک نہیں کہ زیارت حضرت سرور عالم فخر بنی آدم صلے اللہ علیہ وسلم منبع فیوض و برکات دینی و دنیوی و منجملہ انعامات الٰہی ہے۔ مگر اصل اس میں ایمان اور تقوےٰ ہے۔ اگر ایمان اور تقوےٰ نہ ہو تو کوئی فائدہ نہیں چنانچہ اس کے متعلق قرآن مجید کا یہ فیصلہ ہے۔ ینظرون الیک وھم لا یبصرون ﴿۱۴﴾ چنانچہ مکہ مدینہ زادھما اللہ شرفاً و عظماً میں کتنے لوگ تھے جو حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرتے تھے مگر سوائے ایمان کے انکو اس زیارت نے کیا فائدہ پہونچایا۔ بلکہ خود خدا تعالےٰ کا کلام قرآن مجید دنیا میں موجود ہے اور اسکی زیارت لوگ کرتے ہیں عبارت پڑھتے ہیں۔ ترجمہ بھی پڑھتے ہیں۔ بعض تفاسیر بھی پڑھتے ہیں مگر چونکہ

اصل ایمان اور تقوے سے دور ہیں قرآن مجید ان کے حلق سے نیچے ہی نہیں اترتا - انکو کوئی فائدہ نہیں ہوتا اور خود قرآن مجید کا بھی یہی فیصلہ ہے ذکری للمؤمنین یعنے قرآن مجید بڑا معزز معظم مکرم بنا دینے والا ہے مگر اس سے فائدہ اسیکو ہوتا ہے جو سچا مومن ہو - دوسرا مومن جب تقوی سے ....

اللہ تعالے کو راضی کرتا ہے تو اللہ پھر اسکو راضی کرتا ہے چنانچہ اللہ تعالے فرماتا ہے رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ سپ۱ یعنی اللہ تعالے ان پر راضی ہوا اور انکو اسقدر انعامات عطا فرمائے کہ وہ بھی اللہ تعالے سے راضی ہو گئے گویا اللہ تعالے کا راضی کرنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لئے بھی ایک عمدہ وظیفہ اور عمل ہے جیسے کہ اللہ تعالے فرماتا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْہِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّۃِ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ نَحْنُ اَوْلِیٰٓؤُکُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ وَلَکُمْ فِیْہَا مَا تَدَّعُوْنَ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِیْمٍ

پ۲۴ یعنے جو لوگ زبان سے کہدیں اور عملدرآمد میں بھی کرکے دکھادیں کہ ہمارا دین و دنیا میں ہر قسم کی ترقیات روحانی جسمانی دینے والا صرف اللہ تعالے ہی ہے جو جمیع صفات کا ہے یعنی دوسری مخلوقات کی طرح اسکی ربوبیت بھی اعلے و اکمل ہے - پھر اسپر وہ استقامت بھی اختیار کریں یعنے انکا یہہ قول و فعل عارضی اور غیر مستقل نہ ہو تو انپر ملائک نازل ہوکر بشارت دیتے ہیں کہ تمکو کسی آیندہ نقصان و احتمال نقصان کا خوف نہ ہوگا اور کسی واقع شدہ نقصان کا غم نہ ہوگا اسی بہشت میں داخل ہونیکا تمکو ایک تو یہ فائدہ ہوگا کہ ہم تمہارے والی و کارساز رہیں گے اس دنیا کے کاموں کے بھی اور آخرۃ کے کاموں کے بھی - دوسرا یہ فائدہ ہوگا کہ جس چیز پر تمہارا جی چاہیگا وہ چیز تمکو دی جاویگی یعنے تمہاری تمام خواہشیں پوری کر دی جائینگی خواہ وہ خواہش زیارت حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم ہی ہو یا اس سے بھی بڑھ چڑھ کر ہو - تیسرا فائدہ یہ ہوگا کہ جو کچھہ تم مانگوگے وہ بھی دیا جاویگا یعنے تمہاری تمام خواہشیں پوری کی جائینگی بن مانگے اور مانگی ہوئی یہہ تو وہ مہمانی ہے کہ جب مہمان کو اسکے آتے ہی دیجاتی ہے جیسے آجکل رواج ہے چاء یا پان یا شربت وغیرہ کا - اور یہہ مہمانی ہوگی غفور کی طرف سے یعنے اگر تم سے کوئی غلطی بھی ہو جائے گی تو وہ بھی معاف کر دیگا اور باوجود اسکے رحیم بھی ہے یعنے سچی محنت کو ضائع نہیں کرتا یعنی صرف دخول جنت پر ہی حصر نہیں بلکہ آیندہ انکی رحیمیت سے ترقی غیر متناہی بھی دیتا رہیگا -

تیسرا علاج اور وظیفہ اسکا لاحول ہے - لاحول کے معنے ہیں کہ یا اللہ میں کسی بدی اور نقصان سے بچ نہیں سکتا اور نہ کوئی کسی قسم کی خوبی حاصل کر سکتا ہوں مگر محض تیرے ہی فضل سے -

چوتھا علاج اور وظیفہ اس کے لئے استغفار ہے اور استغفار کے معنے ہیں کہ آدمی اللہ تعالی کے دربار میں اپنی گذشتہ غلطیوں کو یاد کر کر سچے دل سے پختہ ارادوں کے ترک کرنے کا کرے - اور دعا کرے کہ اللہ تعالے گذشتہ غلطیوں کے بد نتائج سے اسکی حفاظت کرے اور آیندہ ارتکاب غلطیوں سے اسکی حفاظت کرے -

پانچواں - علاج اسکا درود شریف ہے - اس طرح کہ حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے انعامات اور حضور کی تکالیف کو جو آپ کو اپنی امت کو عذاب دنیوی و اخروی سے بچانے اور مقرب الہی بنانے کے لئے پیش آئے یاد کر کر سچے دل اور جوش دل سے اللہ تعالے سے ان کے لئے لا نعد و لا تحصی رحمتیں اور ترقی درجات وکاسیا بیان طلب کرے -

چھٹا علاج اسکا دعا ہے - دعا بڑی عاجزی سے نمازوں میں خصوصاً سجدوں میں خصوصاً پچھلے رات کی نمازیں رو رو کر کرے اور اس کے اول آخر بہت بہت استغفار اور درود شریف اور لاحول بطریق مذکور ہو - چونکہ دعا کے متعلق میرا ارادہ مستقل رسالہ لکھنے کا ہے - انشاء اللہ تعالے اسلئے اب آپ کے خط کو یہیں ختم کرتا ہوں و نیز اس لئے کہ یہ خط متحمل استعلقات دعا کی تفاصیل کا بھی نہیں - ولاحول ولا قوۃ الا باللہ و صلے اللہ علی سیدنا و مولنا و ھادینا محمد و احمد و الہ و بارک و سلم تسلیما کثیرا کثیرا والحمد للہ رب العالمین -

خط دوم

جناب حکیم صاحب - السلام علیکم - براہ مہربانی مندرجہ ذیل سوالات کے جواب بذریعہ الحکم اخبار تحریر فرماویں ...... اور قرآنی آیات و احادیث کا ترجمہ بھی کر دیا جاوے -

(۱) سفر میں جو نماز قصر کرنیکا حکم ہے کیا عام سفر ہے یا دو روز یا پانچ روز تین روز ...... تو وہ نماز پوری پڑھے یا نصف - ایسا ہی سنتیں پڑھے کہ نہیں اور روزہ رکھے کہ نہیں -

(۲) اگر ایک لڑکی ایک لڑکے کے ساتھہ جو دیندار اور صالح ہوئے اپنے عقد پر راضی ہو مگر والدین صرف اس لحاظ سے کہ وہ لڑکا یا لڑکی انکی قوم میں سے نہیں ہیں - لڑکی کو کسی جاہل اور بے شرع کے علاوہ کم سن - مگر قوم کا اور نزدیکی ہے دینا چاہتے ہیں ...

...... تو ایسی صورت میں خود بخود نکاح کرنے کی ان کے لئے کوئی سبیل ہے ...

(۳) وعید کی پیشگوئی میں خواہ شرط ہو یا نہ ہو چونکہ عذاب میں تاخیر ہو جاتی ہے یا رجوع الی الحق سے عذاب ٹل جاتا ہے اس کے ثبوت میں آیات قرآنی اور احادیث مع ترجمہ نقل کریں -

خاکسار سراج احمد

الجواب

وعلیکم السلام و رحمۃ اللہ - اللہ تعالے نے نماز اور روزہ کے متعلق لفظ سفر عام فرمایا ہے - پس اس میں اپنی طرف سے تخصیص کرنا مومن کا کام نہیں ہر ایک ملک کے لوگ لفظ سفر کے معنے جانتے ہیں جو ان کے ملک میں سفر کے معنے ہوں وہی مراد قصر نماز اور افطار روزہ والے سفر کے ہیں - وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ فَلَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوۃِ ۵/۱۲ جب تم چلو (سفر کرو) کسی ملک میں تو تمپر کچھہ مضایقہ نہیں کہ تم نمازیں قصر کرو اگر تم کو خطرہ کفار کا خوف ہو - عن ابن عمر قال صحبت النبی صلے اللہ علیہ وسلم وکان لا یزید فی السفر علی رکعتین وابابکر و عمر و عثمان کذلک متفق علیہ نیل الاوطار صـ۲۷ جلد ۳ - ابن عمر سے روایت ہے وہ کہتا ہے میں ساتھہ رہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے وہ نہیں پڑھا کرتے تھے سفر میں دو رکعتوں پر اور ابابکر و عمر و عثمان بھی اسیطرح - وعن یعلی بن امیۃ قال قلت لعمر بن الخطاب فَلَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوۃِ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ یَّفْتِنَکُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ۵/۱۲ فقد امن الناس قال عجبت مما عجبت منہ فسألت رسول اللہ صلے اللہ علیہ والہ وسلم عن ذلک فقال صدقۃ تصدق اللہ بہا علیکم فاقبلوا صدقتہ رواہ الجماعۃ الا البخاری نیل الاوطار - یعنے یعلی بن امیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آیت صلوۃ السفر میں شرط تھی خوف کی اور اب تو امن ہوگیا ہے - حضرت عمر نے فرمایا مجھے اس بات سے تیری طرح تعجب ہوا تھا تو میں نے حضور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو فرمایا یہہ صدقہ ہے جو اللہ تعالے نے اپنے بندوں پر کیا ہے سو تم اس کے صدقہ کو قبول کرو - وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان اللہ یحب ان تؤتی رخصہ کما یکرہ ان تؤتی معصیتہ رواہ احمد نیل الاوطار صـ۸ یعنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالے پسند فرماتا ہے کہ اسکی رخصتوں پر عمل کیا جاوے جیسے ناپسند فرماتا ہے کہ اسکی نافرمانی کی جاوے - ان دونوں حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ سفر میں قصر افضل ہے بلکہ قصر نہ کرنا اللہ تعالے کو ناپسند ہے بلکہ معصیت ہے کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قصر نہ کرنے کو معصیت سے ہی تشبیہ دی جو احرص الناس تھے تقوی اور عبادت الہی پر - اگر سفر میں کسی جگہ چار روز یقینی اقامت ہو تو قصر کرے اور اگر یقینی اقامت نہ ہو تو پھر ایام کی کوئی تعداد نہیں -

عن ابی ھریرۃ انہ صلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی مکۃ فی السیر والمقام بمکۃ الی ان رجعوا رکعتین رکعتین رواہ ابو داود الطیالسی نیل الاوطار صـ۲۴۴

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ نماز پڑھی سیر میں اور مقام میں مکہ میں واپس آنے تک دو دو رکعتیں ...... ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم قدم مکۃ صبیحۃ رابعۃ من ذی الحجۃ فاقام بہا الرابع والخامس والسادس والسابع وصلے الصبح فی یوم الثامن ثم خرج الی منی وخرج من مکۃ متوجہا الی المدینۃ بعد ایام التشریق ومعنے ذلک کلہ فی الصحیحین وغیرھما - نیل الاوطار صفحہ ۲۴۴ " " " "

یعنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صبح چوتھی ذی الحج کو مکہ میں تشریف لائے اور صبح آٹھویں ذی الحجہ کو منی کی طرف تشریف لے گئے - اور دوگانہ ہی پڑھتے رہے غرض اس چار روز کی یقینی اقامت میں دوگانہ ہی پڑھتے رہے -

عن جابر قال اقام النبی صلے اللہ علیہ وسلم بتبوک عشرین یوما یقصر الصلوۃ رواہ احمد

جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تبوک میں بیس روز ٹھہرے رہے اور قصر نماز فرماتے

بیوہ عورتیں ... آدمی اپنا ... رسکتی ہے ... و نکاح کرو بیواؤنکو جو تم میں سے ہیں ...

عن انس رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا خرج مسیرۃ ثلاثۃ امیال او فراسخ صلی رکعتین رواہ مسلم (بلوغ المرام)

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب ۹ میل یا ۳ فرسخ یعنے ۹ میل کے سفر کے لئے تشریف لے جاتے تو دوگانہ پڑھتے۔

لفظ فرسخ اور میل میں اختلاف بسبب شک راوی کے ہے۔ احادیث متذکرہ بالا سے ثابت ہوتا ہے کہ سنتوں کی بابت اختیار ہے پڑھے یا نہ پڑھے۔ کیونکہ صرف دوگانہ فرائض کا ہی ذکر ہے اور کسی سنت کا ذکر نہیں۔ روزہ سفری کے متعلق احادیث کا حوالہ تو دینا کافی ہے جنمیں اللہ تعالے کے صدقہ نہ لینے اور رخصتوں پر عمل نہ کرنے کے بارہ میں گذر چکا اور قرآن مجید میں اللہ تعالے کی رخصتوں پر عمل نہ کرنے کی بہی صریح ممانعت ہے چنانچہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے۔

فمن کان مریضا او علے سفر فعدۃ من ایام اخر ۲ یعنے جو کوئی مریض ہو یا سفر پہ ہو تو وہ گنتی اور دنوں سے پوری کرے یعنے جتنے روز مریض یا سفر پر رہے اتنے روز اور روزہ رکھدے۔ اور اسبات کا ذکر اللہ تعالے نے نہ کیا کہ ایام مرض یا سفر میں اگر روزے رکھے ہوں تو وہ مجرا ہی ہوں گے گویا جس شخص نے ایسی حالت میں روزے رکھے وہ روزے بیفرمانی خیرات میں ضائع گئے۔ جیسے چٹھی پر اگر ایک آنہ کا ٹکٹ لگانا ضروری ہو اور آدہ آنہ کا لگادے تو اسکا آدھا آنہ بہی خیرانہ میں ضائع جاتا ہے اور دوبارہ محصول پورا دینا پڑتا ہے۔

(۳) نکاح بلا ولی و بلا رضائے متعاقدین جایز نہیں جیسے اللہ تعالے فرماتا ہے

اول۔ فانکحوا ما طاب لکم من النساء ۴ یعنے نکاح کرو جو عورت تمکو پسند ہو

دوم۔ ولا تنکحوا المشرکات ۲ مشرک عورتوں کو نکاح میں نہ لاؤ۔

تیسرا۔ ولا تنکحوا ما نکح اباءکم ۴ اور نہ نکاح کرو جنکو تمہارے باپوں نے نکاح کیا۔

چوتھا سوالی کی بابت فرمایا۔ اول۔ الا ان یعفون او یعفوا الذی بیدہ عقدۃ النکاح ۲ وہ خود معاف کریں یا جس کے ہاتھ میں نکاح کا اختیار ہو۔ دوسرا۔ ولا تنکحوا المشرکین حتے یؤمنوا ۲ اور مشرکوں کو نکاح نہ کرو دیہانتک کہ وہ ایمان لاویں۔ تیسرا۔ وانکحوا الایامی ... نکاح کرو بیواؤنکو جو تم میں سے ہیں

اس کے اختیار کے متعلق فرمایا ولہن مثل الذی علیہن ۲ یعنی عورتوں کے بہی ویسے حقوق ہیں جیسے کہ مردوں کے ہیں۔ یعنے نکاح میں بہی جیسے اختیار مردوں کا حق ہے اسیطرح عورتوں کا بہی حق ہے کہ وہ بہی پسند کریں۔

پس معلوم ہوا کہ سوائے رضامندی تین آدمیوں کے نکاح جائز نہیں ایک مرد ایک عورت ایک عورت کا والی۔

احادیث سے بہی اسی طرح ثابت ہوتا ہے۔

اول۔ لا نکاح الا بولی (بلوغ المرام) سوائے والی کے نکاح جائز ہی نہیں دوم لا ینکح الایم حتی تستامر ولا تنکح البکر حتے تستاذن فقالوا یا رسول اللہ فکیف اذنہا قال ان تسکت۔ بلوغ المرام۔

کسی بیوہ کا بلا مشورہ اور کسی باکرہ کا بلا اذن نکاح نہ کیا جاوے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذن کسطرح ہوتا ہے فرمایا وہ نکاح کے استخبارہ کو سنکر صاف خاموش ہوجاوے۔

تیسرا۔ لا تزوج المرأۃ المرأۃ ولا تزوج المرأۃ نفسہا۔ بلوغ المرام۔ کوئی عورت کسی عورۃ کے نکاح کی والی نہیں اور نہ اپنے نکاح کی والی ہے۔ کیا دیکھتے نہیں جسقدر دنیا میں رنڈی۔ کسبی۔ خانگی ہیں اور دوسری قسم کے زنا اور اغوا ہوتے ہیں یہہ سب عورت کی ولایت ا کا ہی نتیجہ ہیں۔

چوتھا۔ ان جاریۃ بکرا اتت النبی صلے اللہ علیہ وسلم فذکرت ان اباہا زوجہا وہی کارہۃ فخیرہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم۔ بلوغ المرام

ایک لڑکی باکرہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئی کہ اسکے باپ نے اسکا نکاح کردیا ہے اور وہ اسکو ناپسند ہے سو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس لڑکی کو اختیار دیدیا۔

(۴) وعید کی پیشگوئی کے متعلق اللہ تعالے کی شہادت قولی اور فعلی دونوں طور پر قرآن مجید میں موجود ہے۔

قولی شہادت۔ وما نرسل بالایات الا تخویفا۔ ۱۵ یعنے ہم نشانات انذاری صرف ڈرانے کے لئے بہیجا کرتے ہیں۔ تاکہ لوگ عذاب ہاں اس عذاب ادنے سے ڈر کر عذاب اکبر سے بچ جاویں۔

دوسرا۔ وما ارسلنا فی قریۃ من نبی الا اخذنا اہلہا بالباساء والضراء لعلہم یضرعون ۰ ثم بدلنا مکان السیئۃ الحسنۃ حتے عفوا وقالوا قد مس اباءنا الضراء والسراء فاخذنہم بغتۃ وہم لا یشعرون ۰ ۹ یعنی جب کبہی ہم کسی بستی میں نبی بہیجتے ہیں اس کے انکار پر پہلے عذاب خفیف تکالیف و مصائب کا بہیجتے ہیں۔ اور غرض اس انذاری نشان سے یہہ ہوتی ہے کہ لوگ تکالیف سے تنگ آکر رفع تکالیف کے لئے اللہ تعالے کی طرف گڑگڑاویں اور عذاب اکبر سے بچ جاویں پھر ہم کمال رحمت سے ان تکالیف کو ان سے دور کردیتے ہیں تاکہ اللہ تعالے کے انعامات کو دیکھکر شکر الٰہی بجا لاویں مگر وہ ایسا نہیں کرتے بلکہ نافرمانی میں بہت بڑھ جاتے ہیں بلکہ اس عذاب کو عذاب ہی نہیں سمجھتے اور کہتے ہیں کہ ہمیشہ ہی ایسا ہوا کرتا ہے کبہی قحط کبہی سختی کبہی نرمی کبہی گرمی پھر ہم انکو عذاب اکبر میں گرفتار کرلیتے ہیں اور وہ نہیں سمجھتے۔

تیسرا۔ ولنذیقنہم من العذاب الادنی دون العذاب الاکبر لعلہم یرجعون ۰ ۲۱ ہم انکو پہلے تہوڑا عذاب دینگے اور ان کے باز نہ آنے پر عذاب اکبر چکہائینگے تاکہ وہ اللہ تعالے کی طرف رجوع کرکر عذاب اکبر سے بچ جاویں۔

چوتھا۔ قال یقوم انی لکم نذیر مبین ان اعبدوا اللہ واتقوہ واطیعون یغفر لکم من ذنوبکم ویؤخرکم الی اجل مسمے ان اجل اللہ اذا جاء لا یؤخر ۲۹ نوح علیہ السلام نے کہا اے میری قوم میں تمکو تمہاری ہلاکت اور تباہی کی اطلاع قبل از وقت دیتا ہوں اور غرض اس انذاری پیشگوئی سے یہ ہے کہ تاتم اس آنیوالے عذاب سے الگ ہوجاؤ اور وہ جدائی صرف اسیطرح ہوسکتی ہے کہ تم اللہ تعالے کے فرمانبردار بنو اور ہر ایک کام میں اسکو اپنا سپر بناؤ اور یہ بات میری چال اختیار کرنے سے حاصل ہوسکتی ہے اسلئے میری اطاعت کرو اسکا فائدہ یہ ہوگا کہ جو تم قبل اس کے غلطیاں کرچکے ہو ان کے بد نتائج سے جو عذاب ہلاکت ہے اللہ تعالے تمکو بچا لیگا اور تمہاری اجل العذاب (ہلاکت) جو تمہاری اصل زندگی یعنی اجل مسمی کے ختم ہونے سے پہلے آنے والی ہے وہ ٹل جاویگی اور اپنے وقتوں پر تمہاری موت آوے گی۔ اگر ایسا نہیں کروگے تو وہ ہلاکت کی موت آجاویگی اور جب آگئی تو پہر نہیں ٹلیگی۔

پانچواں۔ لکل امۃ اجل اذا جاء اجلہم فلا یستاخرون ساعۃ ولا یستقدمون ۱۱ ہر ایک گروہ کے لئے (جو مخالف مامور من اللہ کے ہو) ایک وقت ہلاکت کا مقرر ہوتا ہے جو وہ اپنے وقت سے پہلے نہیں آتا جب آجاتا ہے تو پہر تاخیر بہی نہیں ہوتی یعنی اس کے آنے سے پہلے تاخیر یا موقوفی ہوسکتی ہے۔

غرض اس قولی شہادت سے قرآن مجید بہرا پڑا ہے اور تہوڑے غور سے بکثرت آیات مل سکتی ہیں اور یہ خط متحمل انکی تفصیل کا نہیں۔ جسقدر انبیاء کا ذکر قرآن مجید میں آیا انکے ساتہہ یہ قانون بہی ذکر ہوتا رہا اور اس کے علاوہ بہی بکثرت ہے فعلی شہادت بہی اسیطرح بکثرت ہے مثلاً اول۔ فلولا کانت قریۃ امنت فنفعہا ایمانہا الا قوم یونس لما امنوا کشفنا عنہم عذاب الخزی فی الحیوۃ الدنیا ومتعنہم الی حین ۰ یعنی کیوں نہیں اور بستیوں والے ایسا کرتے کہ وہ بہی ایمان لاویں اور انکا ایمان انکو نفع دے۔ جیسے قوم یونس ایمان لائی اور عذاب ذلت جو انپر آنے والا تہا ہمنے ان سے دور کردیا۔ اور انکو اجل مسمی تک مہلت اور فایدہ دیدیا۔ یہ پیشگوئی بلا شرط تہی اور بالکل ٹل گئی۔

دوسرا۔ ولما وقع علیہم الرجز قالوا یموسی ادع لنا ربک بما عہد عندک لئن کشفت عنا الرجز لنؤمنن لک ولنرسلن معک بنی اسرائیل ۰ فلما کشفنا عنہم الرجز الی اجل ہم بالغوہ اذا ہم ینکثون ۰ فانتقمنا منہم فاغرقنہم فی الیم ۔ ۹ جب کبہی فرعونیوں پر عذاب آیا طوفان قمل ضفادع وغیرہ آیا تو موسی علیہ السلام کو دعا کے لئے التجا کرتے اور ایمان لانیکا بہی وعدہ کرتے مگر جب ہم اس انذاری ادنے عذاب کو ان سے ٹلا دیتے تو پہر وہ عہد توڑ دیتے ... ان عذاب ہائے ادنے کے بعد انکو عذاب اکبر میں ہلاک کیا اور انکو اس دریا میں غرق کردیا۔

تیسرا۔ سورہ دخان میں اللہ تعالے نے اہل مکہ کا عذاب قحط ٹلا دیا۔ اور پہر بدر میں ہلاک کردیا۔

یہہ سلسلہ قرآن مجید میں بکثرت موجود ہے یعنے عذاب کی تاخیر اور عذاب کا قطعاً ٹل جانا۔ بلکہ منشاء الٰہی انذاری پیشگوئی سے ہوتا ہی یہی ہے کہ عذاب اسکے رجوع سے ٹلجاوے جیسے تخویفا اور یضرعون اور یرجعون سے ظاہر ہے جنکا ذکر اوپر مفصل ہوچکا ہے۔ فالحمد للہ اولاً وآخراً وصلی اللہ علی سید النبی واحمد وآلہما الطاہرین

حضرت مولوی نورالدین صاحب کا خط
بنام
ڈاکٹر عبدالحکیم خانصاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

یہہ ایک ایسی عبارت ہے جو تصریحاً ایک جگہ قرآن کریم میں موجود نہیں۔ اور رسولؐ اچھے لوگوں کی خطاب میں نہیں آیا۔ اسلئے عرض ہے۔

جناب من! آپ کا خط دس صفحہ کا مجھے پہنچا۔ میں نے جواب دینا ہی چاہا تھا مگر میں نے اپنے دل میں بہت سوچا ... کو بھی سما ... اس لئے تامل ہوا۔ ... دن گذر گئے اور یقین ہوگیا۔ کہ ... نہیں۔ تو خدا ... وقت مجھے ... سا نکام ہے ... آپ نے ... علیل پر محمول ... آپ کے سارے خط کا مضمون میں نے ... تقسیم کر دیا ہے۔ پہلا حصہ وہ ہے ... آپ نے ایک عقیدہ کی بنا فرمایا ہے اور اس کی بنا ... فطرت۔ اور قرآن ... پر رکھی ہے۔

دوسرا حصہ وہ ہے ... آپ نے مرزا پر اعتراض کیئے۔ تیسرا حصہ مرزائیوں پر ... آپ کی وہ خط و کتابت ... جو آپ نے مرزا جی سے کی ہے۔ ہان ایک آپ کا آخری خط مسجد میں ملا۔ جسے میں نے سرسری نظر سے دیکھا چونکہ اس اصل پر بحث مقدم ہے جس کے باعث آپ نے مرزا اور مرزائیوں پر طعن شروع کئے ہیں اس لئے میں اسی پہلے حصہ کی طرف توجہ کرتا ہوں آپ نے مجھ سے فرزندی کا دعویٰ کیا ہے اور حسن ظن کو کام میں لائے ہیں اگر یہ حسن ظن اب تک کچھ قائم ہے۔ تو یہ خط بے ریب ایک مخلص انسان کا خط ہے جس کو فضل اللہ تعالےٰ نے ایمان اور شرک سے نفرت دی اور قدرت نے اس کو ایسے سامان دیئے کہ جوں جوں وہ ترقی کرتا گیا ساتھ ہی اس کو جناب الٰہی سے محبت اور شرک سے پوری نفرت ہوئی۔ گو مجھے ڈر ہے کہ آپ نے جس جوش سے اخباری دنیا میں پیسہ اخبار سے تعلق پیدا کیا ہے وہ اس میرے مضمون کیطرف متوجہ ہونے سے سد راہ نہ ہو۔ کیونکہ ایک قانون الٰہی لا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار۔ ہمیں قرآن میں نظر آتا ہے پھر اس کی تصدیق تجربے ان بیماریوں میں نظر آتی ہے جن میں ایک

آپ کے ساتھ امتحان دینے والا مبتلا ہوا۔ اور اس کے لئے اس کی محنت و مشقت نے اپنے نتائج کو اسے محروم کر دیا اور اس طرح کے ہزار ہا مصدقات نظر آتے ہیں۔ اب میں اصل بات عرض کرتا ہوں۔

آپ نے جو قاعدہ نجات کا تجویز کیا ہے وہ آپ کے ان لفظوں سے مجھے معلوم ہوا ہے۔ تمام انبیاء ہادی خلائق ہیں نہ مدار نجات۔ پھر آپ کہتے ہیں ربّ العٰلمین الرحمٰن الرحیم الی آخرہ۔ اس کے علوم پر کون محیط ہو سکتا ہے پھر اس کی رحمت و مغفرت کے لا انتہا قوانین کسی ایک انسان کے ماتحت کیسے ہو سکتے ہیں اور اس سے بڑھکر اور کون سا شرک ہو سکتا ہے۔ اگرچہ آپ کے اس کلام میں مدار نجات کا لفظ گول مول ہے۔ مگر لا انتہا قوانین رحمت و مغفرت کا فقرہ اس کو حل کر دیتا ہے۔ ان آپ کے فقرات سے نجات کا دائرہ بہت بڑا وسیع ہے اور تمام الٰہی کتابیں اور تمام رسولوں کی تعلیمات آپ ہی کی تحریر سے رد ہو سکتی ہیں۔ کیونکہ خدا کی رحمت و مغفرت کی لا انتہا قوانین ان محدود کتابوں اور محدود انسانوں کے ماتحت نہیں ہو سکتے پس ان کی کارروائی بھی آپکے نزدیک بہت بڑا شرک ہوا۔ پھر آپ نے مرزا اور مرزائیوں کو ومن اظلم ممن ذکر بایات ربہ ثم اعرض عنہا انا من المجرمین منتقمون کی آیت سے مجرم اور مجرم کے ساتھ محل انتقام تجویز فرمایا اور اپنے اس اصول کو غیظ و غضب کے باعث بھول گئے کہ ربّ العالمین الرحمٰن الرحیم۔ اور اس کی رحمت و مغفرت کے لا انتہا قوانین مرزا اور مرزائیوں کو نجات نہیں دے سکتے۔ اس سے بڑھکر ڈاکٹر عبدالحکیم خان کا کیا شرک ہو سکتا ہے کہ اس کے کہنے کی خلاف ورزی سے مرزا اور مرزائیوں سے انتقام ... اور وہ مدار نجات نہ ہوں۔

پھر آپ نے اس وسیع دائرہ نجات کو تنگ کر دیا اور یہ کہا ہے کہ توحید۔ ایمان بالیوم الآخر اور اعمال صالحہ مدار نجات آخرت ہیں۔ رب العالمین کے لا انتہا قوانین مغفرت کو ہم ایک طرف رکھیں تو کیسا تعجب آتا ہے۔ پر معلوم ایسا ہوتا ہے کہ شاید مسلمانوں کو ملزم کرنے کے لئے آپ نے یہ لکھدیا ہے پھر آپ نے آگے چلکر دائرہ نجات کو وسیع بھی کیا ہے اور تنگ بھی کر دیا ہے جہان یہ لکھا ہے کہ ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہٖ۔ حکیم اور خان اور پھر ڈاکٹر صاحب۔ شرک معاف نہ ہو یہ کیا بات ہے کیا اس کے لا انتہا قوانین نجات میں مشرک کی نجات کا کوئی قانون نہ ہو بلکہ

ضرور ہونا چاہیئے کیونکہ وہ ربّ العالمین الرحمٰن الرحیم ہے۔ ایک انسان نے اگر ایسا کہا ہے۔ تو آپ کے نزدیک اس کا کہنا چیز ہی کیا ہے اور وہ مدار نجات کب ہے جیسا کہ تم نے کہا۔ پھر خدا کا منکر تو مشرک بھی نہیں اس کے لئے تو نجات کا دروازہ آپ کے نزدیک بند ہو ہی نہیں سکتا۔

پھر آپ نے تیرہ کروڑ مسلمان پر رحم فرمایا ہے اور ذکر کیا ہے کہ تیرہ سو سال میں یہ تیرہ کروڑ مسلمان تیار ہوئے ہیں سب کو نجات حاصل کرنا چاہیئے۔ حکیم و ڈاکٹر صاحب دو ارب اللہ کے بندے اس وقت موجود ہیں۔ تیرہ کروڑ اگر محمد رسول اللہؐ کے باعث تیار ہوئے ہیں تو دو ارب اللہ کی مخلوق اور ڈارون کے طریق سے لاکھوں برس اور معلوم نہیں کہ کب سے وہ تیار ہوئے ہیں ان سب نے اگر نجات نہ پائی تو تیرہ کروڑ چیز ہی کیا ہے۔ اور ایک آیت وما یؤمن اکثرھم باللہ الا وھم مشرکون ایسی عجیب آیت ہے کہ قرآن میں موجود ہے اور سر دست بظاہر آپ کو مسلم بھی ہوگی۔ تیرہ کروڑ مسلمانوں میں سے اس آیت کے بموجب اکثر مشرک ہوں گے اور مشرک نجات نہیں پا سکتا۔ پھر یہ تیرہ سو سال میں تیار ہوئے اور ان میں سے اکثر مشرک نکلے اور مشرک کو نجات نہیں پھر ان انبیاء کی خلاف ورزی کے متعلق ہم آپ کو ایک آیت سناتے ہیں۔

ولقد ارسلنا الی امم من قبلک فاخذناھم بالباساء والضراء لعلھم یتضرعون فلولا اذ جاءھم باسنا تضرعوا ولکن قست قلوبھم وزین لھم الشیطان ما کانوا یعملون فلما نسوا ما ذکروا بہ فتحنا علیھم ابواب کل شیء حتی اذا فرحوا بما اوتوا اخذناھم بغتۃ فاذا ھم مبلسون۔

اس آیت پر غور کرو۔ رسولوں کے ارسال کے وقت جہان پکڑا جاتا ہے اور آپ کہتے ہیں کہ امریکہ اور یورپ اور جزائر کے زلازل اور طاعون اور آتش زدگیاں اور لڑائیاں مرزا کیطرف منسوب کرنے شرک ہیں۔ حکیم و ڈاکٹر خان مرسل تو اسوقت مامور ہوتے ہیں جب دنیا علی العموم غفلت کے نیچے دب جاتی ہے اور خدا تعالےٰ سے اعراض کرکے بکلی دنیا کی طرف لوگ جھک جاتے ہیں۔ خدا کا رحم اور فضل ان مجرموں میں سے بعض کو بچانے کیلئے

مرسل مقرر فرماتا ہے کیا نوح اور موسےٰ کے آئے بغیر فرعون اور قوم نوح ہلاک ہو گئی تھی۔ کیا مکہ والوں کو یہ کہنا کہ ما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم کوئی مجنون کی بڑ تھی نہیں سورہ نوح کا ابتداء پڑھو جہان لکھا ہے۔ فاتقوا اللہ واطیعون۔ اگر وہ کوئی مدار نجات نہ تھا تو اس کی اطاعت چیز ہی کیا تھی۔

پھر آپ نے ایمان بالآخرۃ کو نجات کا مدار تجویز فرمایا ہے اور یہ نہ خیال کیا کہ آپ کا دائرہ نجات تنگ ہوا جاتا ہے۔

سنیئے۔ قرآن شریف نے ایمان بالآخرۃ کے لوازمات بیان کئے ہیں اور ان لوازمات نے مدار نجات کو اور بھی بہت تنگ کر دیا ہے اور وہ آیت یہ ہے۔ والذین یؤمنون بالاخرۃ یؤمنون بہ وھم علی صلوتھم یحافظون۔

یہاں ایمان بالآخرت کو ملزوم بنایا ہے اور ایمان بالقرآن اور محافظت علی الصلوٰۃ کو لازم قرار دیا ہے۔ ... ... اور یہ تو آپ کی فطرت کہتی ہوگی۔ کہ لازم و ملزوم جدا نہیں ہوتے ہونگے۔

آپ نے قتل عمد کی سزا کہیں قرآن شریف میں دیکھی ہوگی اگر یاد نہ ہو تو میں اسی خط میں یاد دلا دیتا ہوں۔ ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاءہ جھنم خالدا فیھا وغضب اللہ علیہ ولعنہ واعد لہ عذابا عظیما ؕ

پھر ایک اور آیت ہے جو چھٹے سیپارہ کے ابتداء میں ہے۔

ان الذین یکفرون باللہ ورسلہ ویریدون ان یفرقوا بین اللہ ورسلہ ویقولون نؤمن ببعض ونکفر ببعض ویریدون ان یتخذوا بین ذلک سبیلا۔ اولئک ھم الکافرون حقا واعتدنا للکافرین عذابا مھینا۔ اسکو آپ ملاحظہ فرماویں۔

آپ تو ابھی میرے روحانی فرزند ہیں اور مسیح کو مسیح و مہدی بھی مانتے ہیں۔ اگر انانیت و تکبر کا کوئی مادہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے آپ میں نہ ہو تو جو قاعدہ نجات کا آپ نے لکھا ہے اسکی غلطی اتنے میرے بیان سے ہی ظاہر ہو سکتی ہے۔ اور اگر ہٹ کے اسباب بہت ہیں۔ اور اب آپ مخالفت کا اظہار کر چکے ہیں اور لا ترکنوا الی الذین الخ کی بھی پروا نہ کی۔ تو زیادہ مباحثات سے بھی کام نہیں نکلتا۔

نجات فضل سے ہے اور وہی مدار نجات ہے اور اس فضل کا جاذب تقویٰ ہے اور اس تقویٰ کا بیان

لیس البر میں ہے۔ آپ اس پر غور کریں۔ کیونکہ تقوے سے نجات کا ہونا تو آیتہ کریمہ ونُنجّی اللہ الذین اتقوا اور ثم ننجی الذین اتقوا سے ظاہر ہے اور اس یقین کے بعد کہ نجات تقوی سے ہے حکم ہے کہ تقوے ان امور کی پابندی کا نام۔ تو آپ کا وہ قاعدہ ٹوٹ جاتا ہے۔

لیس البر ان تولوا وجوھکم قبل المشرق والمغرب ولکن البر من اٰمن باللہ و الیوم الاٰخر والملائکۃ والکتاب و النبیین واٰتی المال علی حبہ ذوی القربٰی والیتامٰی والمساکین وابن السبیل و السائلین وفی الرقاب واقام الصلوٰۃ واٰتی الزکوٰۃ والموفون بعھدھم اذا عاھدوا والصابرین فی البأساء والضراء وحین البأس اولٰئک الذین صدقوا واولٰئک ھم المتقون۔

اس آیت کریمہ کے درمیان تقوے کے چند اصول بیان ہوئے ہیں۔ جن میں شاید مرزا کا بھی کہیں ذکر آیا ہو اور دوسری آیت ثم ننجی الذین اتقوا ظاہر کرتی کہ مدار نجات تقوے ہے۔ نا تنہا قوانین نجات کے لئے نہیں۔ پھر مگر نجات کا مسئلہ تو بھی صرف انبیاء کے ذریعہ ہی معلوم ہو سکتا تھا اور اس کا دوسرا کوئی راستہ نہیں اور دنیا میں نجات بخلاف آپکے منشاء کے بہت ہی کم لوگوں میں نظر آتی ہے۔ آپ اپنا ہی حال دیکھیں۔ بڑی منتوں کے بعد تو آپ ڈاکٹر اور مصنف کتب اور صاحب اولاد ہوئے مگر بیوی بچوں اور ریاست والوں سے نجات ہی یا نہ ملی۔ آپکا دل ہی جانتا ہو گا۔

میں اس پہلے حصہ سے ایک حد تک جواب دینے سے سبکدوش ہوا ہوں اگر یہ حصہ آپ کے لئے کچھ بھی مفید ہوا تو اس تفصیل کو بھی طیار ہوں اور باقی حصوں کے جواب دینے کو تیار ہوں گا۔ اور اگر اس حصہ کے متعلق بھی مجھے ہی سنانا ہو گا۔ میں دودھ مانگتا ہوں اور مجھے زہر پلایا جاتا ہے میں قریب ہوتا ہوں اور مجھے دور کیا جاتا ہے اور اپنا بنتا ہوں اور مجھے اجنبی کہا جاتا ہے تو میں مصلحت نہیں سمجھتا کہ باقی حصوں کا جواب دیکر اسکو اور زیادہ کروں۔

اگر امام صاحب کے حضور گستاخی کرنے سے پہلے مجھے براہ راست آپ خط وکتابت کرتے تو مجھے بہت پیارے الفاظ بولنے کا موقع ملتا مگر محبوب پر سخت کلامی کو ایک محب فطرتاً پسند نہیں کر سکتا اور وہ معذور بھی ہے۔ پھر خدا کے لاانتہا قوانین مغفرت بھی موجود ہیں۔ اس لئے میں یقین کرتا ہوں کہ میرا کوئی لفظ بھی ایسا نہ ہوگا جو میرے لئے نجات سے محروم کرنے والا ہو۔ قرآن کریم سے الگ ہو کر آپ بہت قوانین ایجاد کر سکتے ہیں مگر قرآن کے ماتحت ہو کر ایسا کرنا آپ کے لئے محال ہے۔ قرآن ایک مفصل کتاب ہے۔ اگر ایک شخص کو ایک مقام پر کوئی آیت متشابہ معلوم ہو تو اس کے لئے اور بہت سے محکمات موجود ہیں۔ جو اُم الکتاب کا کام دیسکتے ہیں مگر کبریائی سخت مرض ہے۔

برکاتِ دولتِ برطانیہ

(مندرجہ ذیل نظم صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد خلف الرشید حضرت مسیح موعود دام اللہ برکاتہم نے ایپایر ڈے کی تقریب پر پڑھی۔ ایڈیٹر)

یاد ایام کہ تھے ہند پہ اندھیرے کے سال
ہر گلی کوچہ پہ ہر شہر پہ آیا تھا وبال
روز ہر دشمن بیں لشکر لئے تھے او کوکال
دل میں اللہ کا تھا خوف نہ حاکم کا خیال
ہر طرف شور و فغاں کی ہی صدا آتی تھی
سخت ہی سخت دکھوں کی تو ہوا چلتی تھی
رحم کو بالکل ہی تھا ظلم و اپنا بیٹھا
لوگ بھولے تھے کہ ہے نام مروت کا سا
چار سو ملک میں تھا ہو رہا شور و غوغا
ملک سچ ہے کہ نمونہ وہ قیامت کا تھا
کبھی آتا نہ کوئی دوست کسی دوست کے کام
دل سے تھا محو ہوا مہر و محبت کا نام
سلطنت میں ہی تزلزل کے نمایاں تھے نشان
صاف ظاہر تھا کہ ہے چند دنوں کی مہمان
قاضی و مفتی بھی کھو بیٹھے تھے اپنا ایمان
رحم و انصاف کے وہ نام سے بھی تھے انجان
ایسے لوگوں سے تھا انصاف کا پانا معلوم
خیال انصاف کا تھا جنکے دلوں سے معدوم
آخر فوج لڑائی کے فنون میں جو بیٹ
منہ سے جو بات نکل جائے پھر اس پر تھی ہٹ
رہتی آپس میں ہر وقت تھی ان کی کھٹ پٹ
تھے وہ بتلاتے ہر اک دوسرے کو ڈانٹ ڈپٹ
پھر کوئی موقع لڑائی کا جو آجاتا تھا تو
صاف سر کوئی وہاں آنکھیں چرا جاتا تھا
سلطنت کچھ تو انہیں باتوں سے بیجان ہوئی
کچھ لٹیروں نے غضب کر دیا آفت ڈھائی
اک طرف مرہٹوں کی فوج ہے لڑنے کو کھڑی
دوسری جا پہ ہے سکھوں نے بھی شورش کر دی
چاروں اطراف میں پھیلا تھا غرض اندھیرا
لشکر یاس نے ہر سمت سے تھا آگھیرا
لڑتے بھڑتے رہیں آپس میں امیر اور وزیر
کیوں پسیں گھن کی طرح ساتھ غریب اور فقیر
مدعا انکا تو لڑنے سے ہے بس تاج و سریر
تا نہیں یاد رکو وہ جائیگی خالی کفگیر
ان غریبوں کو امیروں نے ڈبویا افسوس
بات جو بیت چکی اسپہ کریں کیا افسوس
الغرض چین کلیجے کو نہ دل کو آرام
رات کا فکر لگا رہتا تھا سب کو سر شام
صبح کو خوف کہ ہو آجکا کیسا انجام
رات دن کا قصہ اس طرح سے تھے وہ ناکام
دل سے ان کے یہ نکلتی تھیں دعائیں دن رات
یا الٰہی تیرے فضلوں کی ہو ہم پر برسات
اسپہ ڈالی ہے آخر کو تلطف کی نظر
شرکا نور اڑا دل سے ہوا خوف و خطر
ایک تلوار کے سے تو نہ ہوئے شورش و شر
نہ تو رہزن کا رہا کھٹکا نہ چوروں کا ڈر
بھاگ کر رکھے گئے وہاں مرہم کافوری کے
دکھے جاتے تھے جہاں زخم جگر کے ہوکے
قوم انگلش سندیا آکے سہارا ہم کو
بحر ادبار سے ہے پار اتارا ہم کو
ورنہ ہندوں نے تو تھا جان سے مارا ہم کو
آکے مشکل تھا بہت کرنا گذارا ہم کو
ہندکی ڈوبی ہوئی کشتی ترائی اس نے
ملک کی بگڑی ہوئی بات بنائی اس نے
جیتے جو ہم پہ کئے جنکی نہیں کچھ گنتی
جن میں سے سب سے بڑی مذہبی ہے آزادی
ساتھ لائے یہ ہزاروں نئی ایجادیں بھی
جو نہ کانوں نے کبھی سنی اور نہ آنکھوں دیکھی
عدل و انصاف میں وہ نام کیا ہے پیدا
آج ہر ملک میں جسکا کہ بجا ہے ڈنکا
شیر و بکری بھی ہیں اک گھاٹ پہ پانی پیتے
نہیں ممکن کہ کوئی ترچھی نظر سے دیکھے
ایک ہی جا پہ ہیں سب رہتے برے اور بھلے
کیا مجال ان سے کسی کو بھی جو صدمہ پونہچے
سب جو آپس میں ہیں یوں ہو رہے شیر و شکر
اسلئے ہے کہ نظر سب پہ ہے انکی یکسر
ہند میں ریل انہوں نے ہی تو جاری کی ہے
آمد و رفت میں جس سے بہت آسانی ہے
صیغہ ڈاک کو انہوں نے ترقی دی ہے
ملک میں چار طرف تار بھی پھیلائی ہے
تاکہ انصاف کے پانے میں نہ ہو کچھ دقت
منصفوں اور ججوں تک کی بھی کی ہے کثرت
علم کا نام و نشاں یاں سے مٹا جاتا تھا
شوق پڑھنے کا دلوں میں سے اٹھا جاتا تھا
کوئی عالم کبھی اس ملک میں آجاتا تھا
دیکھکر اس کا یہ حال اشک بہا جاتا تھا
یہہ وہ بیمار تھا جس کو سبھی رو بیٹھے تھے
ہاتھ سب اسکی شفا یابی سے دھو بیٹھے تھے
پر وہ رب جس نے کہ سب کچھ ہی کیا ہی پیدا
نہ تو ہے باپ کسی کا نہ کسی کا بیٹا
سارے گندوں سے ہے پاک اور ہے واحد یکتا
نہ وہ تھکتا ہے نہ سوتا ہے نہ کھاتا نہ پیتا
رحم کرتا ہے ہمیشہ ہی وہ ہم بندوں پر
کرے عدل پہ بیٹھے گا جو روز محشر
ہو کہ تادر جسے کچھ بھی نہیں ہے پروا
ٹھیک کر دے اسے دم میں کہ ہو جو کچھ بگڑا
دیکھکر اپنی یہ حالت اوسے جب رحم آیا
دیکھو انگلینڈ سے اس قوم کو یاں لے آیا
جسنے آتے ہی وہ نقشہ ہی بدل ڈالا ہے
جس جگہ خار تھا اب واں پہ گل لالہ ہے
سلسلے ہر جا پہ تعلیم کے جاری ہیں کئے
شہروں اور گاؤں میں اسکول بکثرت کھولے
کالجوں کے بھی ہیں شہروں میں کھلے دروازے
ہر جگہ ہوتے ہیں اب علم و ہنر کے چرچے
کام وہ کر کے دکھایا کہ جو نا ممکن تھا
آئے جب ہند میں وہ کیا ہی مبارک دن تھا
قوم انگلش تری سب فرقوں پہ ہے ایک نظر
اسلئے تجھ پہ ہمیں ناز ہے سب سے بڑھ کر
تھا مسیحا بھی تو پیدائش وقت قیصر
زندگی جھوٹے بڑا سے چین سے کرتے تھے بسر
اب مگر ہو سکے پھر وقت مسیحا آیا
قیصر روم کا کیوں ثانی نہ پیدا ہوتا
ابن مریم سے ہے جس طرح یہ عالی رتبہ
قیصر ہند بھی ہے قیصر روما سے بڑا
مصطفیٰ کا یہ غلام اور وہ غلام موسیٰ
دیکھلو کس کا ہے دونوں میں سے درجہ بالا
قیصر روم کے محکوم تھے اک دو صوبے
تاج انگلشیہ پہ ممکن نہیں سورج ڈوبے
حق سے محمود کی بس اب اتنی دعا ہے میری
جس نے ہمکو کیا خوش رکھے اسے وہ راضی
فتح و نصرت کی انہیں روز نئی پونہچے خوشی
دور ہو دین میں سے انکے جو یہ گمراہی
دین اسلام بس اب انکی سمجھ میں آجائے
بات یہ کچھ بھی نہیں رحم اگر وہ فرمائے

درخواست دعا

منشی محمد نصیب صاحب محرر بیدر کو ۱۳ مئی سے شدید بخار چڑھا ہوا ہے کسی وقت بھی نہیں اترتا۔ احباب سے خاص طور دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جلد صحت کامل عطا فرماوے۔ دیگر ایسا ہی میاں ثناء اللہ صاحب پھلوری کی والدہ بیمار ہیں اس کے لئے بھی دعا کی ضرورت ہے۔

ایک برانچ پوسٹ ماسٹر کی فریاد

نالہ اس زور سے کیوں میرا دہائی دیتا
اے فلک گر تجھے اونچا نہ سنائی دیتا

جہیال ضلع امرتسر کے برانچ پوسٹ ماسٹر کے متعلق ایک دردناک خبر مجھے ملی ہے جسکو منکر اور پڑھ کر میں گناہ سمجھتا ہوں کہ اسکو مخفی رکھا جاوے۔ اس لئے کہ اس شکایت اور فریاد کی تہ میں عزت اور آبرو کا سوال ہے جس پر محکمہ ڈاکخانہ کے ایک ذمہ وار افیسر یعنے انسپکٹر صاحب کیطرف سے حملہ کیا گیا ہے۔ اس انسپکٹر کا نام **بابو کالو رام** ہے اور برانچ پوسٹ ماسٹر کا نام میاں **احمد علی** ہے۔

واقعات یہ ہیں کہ ۹ - نومبر ۱۹۰۵ء کو وہاں کے لیٹر بکس سے ایک **بالا** کلٹی برآمد ہوا - جسکے متعلق برانچ پوسٹ ماسٹر نے اپنے فرض منصبی کے رو سے بذریعہ چٹھی ۱۱ - نومبر ۱۹۰۵ء کو انسپکٹر صاحب سے حکم مناسب کے لئے درخواست کی - اسپر ۱۲ نومبر ۱۹۰۵ء کو **کالو رام** انسپکٹر نے مندرجہ ذیل حکم لکھ کر بھیجا -

"برانچ پوسٹ ماسٹر جہیال بروقت معاینہ بالا پیش کرو - کان میں سوراخ والی کے کام آئیگا"

یہہ وہ حیا سوز حکم ہے جو انسپکٹر صاحب نے بحیثیت انسپکٹر ڈاکخانہ اپنے ایک ماتحت کو دیا ہے - کیا کوئی غیور اور باحمیت انسان بھنگڑ خانہ کی گفتگو کو پسند کر سکتا ہے ؟ اس فقرہ کے کیا معنے ہیں ؟ جو بابو کالو رام نے اپنے ماتحت کو لکھا ہے ؟ کیا محض اس وجہ سے کہ ایک غریب مسلمان ان کے ماتحت ہے اس سے مذاق اور مخول کیا جاتا ہے - انسپکٹری کے اگر یہی فرایض ہیں اور بابو کالو رام اس تحریر کی ذرا بھی پروا نہیں کرتے تو پھر یہہ سوال قابل لحاظ ہے - کہ ایسا شخص عہدہ انسپکٹری کے لئے کہاں تک موزون ہو سکتا ہے ؟ اسکے چال چلن اور رویہ کا اسکے ماتحتوں پر کیا اثر پڑے گا ؟ پوسٹ ماسٹر جنرل پنجاب لاہور کو میں بڑے ادب کے ساتھ اس روئداد پر توجہ کرنے کی تکلیف دیتا ہوں -

ہمارے مہربان ہندو اخبارات کسی مسلمان چپراسی کی ہی خواہ کوئی سی حرکت ہو تو تنکے کا پہاڑ بنا کر اسے سر پر اٹھا لیتے ہیں میں دیکھوں گا کہ اس تحریر پر وہ کیا نوٹس لیتے ہیں اور کہاں تک ایسے انسان کو سزا دلانے کے لئے اپنا فرض ادا کرتے ہیں - مجھے بار بار حیرت ہوتی ہے کہ سرکاری خط و کتابت میں یہ شخص ایسے فقرات بڑی جرأت سے استعمال کرتا ہے

چونکہ یہ راز افشا ہو گیا ہے اور مجھے اندیشہ ہے کہ اصل کاغذات گم نکر دئیے جاوین اس لئے میں امرتسر ڈویژن کے سپرنٹنڈنٹ صاحب کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ ذرا ہوشیار رہوں اور اسکے متعلق تحقیقات کرکے قابل عبرت فیصلہ کریں -

مجھے یہ بھی معلوم ہوا کہ برانچ پوسٹ ماسٹر مذکور نے قریباً پانچ مہینے سے اس شرمناک تحریر کو سپرنٹنڈنٹ صاحب بہادر کے دفتر میں بھیجدیا ہے اور ابھی تک اسپر کوئی نتیجہ مترتب نہیں ہوا - اگر ایسا ہوا ہے تو بہت ہی قابل افسوس امر ہے سپرنٹنڈنٹ صاحب کا یہہ پہلا کام ہونا چاہئے کہ اس تحریر کی اشاعت کے بعد وہ اس خط و کتابت کو دیکھیں اور اسپر اپنے دستخط کرکے اسے محفوظ کریں - اور پھر باضابطہ اسکی تحقیقات کرکے **بابو کالو رام** صاحب کو ایسی تحریر کا مزا چکھائیں - آج وہ اس قسم کے مذاق کرتے ہیں کل وہ کچھ اور لکھیں گے - شاید انہیں معلوم نہیں کہ وہ سرکاری ملازم ہیں - اور ان کے چال چلن کا اثر دوسرے لوگوں پر پڑتا ہے - اور پھر محکمہ ڈاکخانہ ایک ایسا محکمہ ہے جو گویا ہر شخص کا رازدار ہے - جو شخص اسطرح پر بے تکلف بیہودہ تحریریں لکھنے سے دریغ نہیں کرتا اس سے بہتری کی کیا امید ہو گی اور اس کے ماتحت کیسے دلیر اور بے باک ہو جائیں گے -

مجھے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ پی - ایم - جی کے دفتر میں بھی بابو کالو رام کے چال چلن کے متعلق کوئی شکایت ہوئی اگر یہ سچ ہے تو میں اس شکایت کو اسپر اضافہ کرکے پی - ایم جی کے انصاف سے توقع کرتا ہوں کہ وہ اسپر نہایت متانت سے نوٹس لیں گے اور اس شخص کو قابل عبرت سزا دیں گے - میں اس امر کا اظہار بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ اگر اس معاملہ کو سرسری نظر سے دیکھا گیا تو بہت بُرا اثر ہو گا - اس صورت میں مجھے یقین ہے کہ بابو کالو رام اگر محکمہ کی سزا سے بچ گئے تو انہیں اس **شرمناک تحریر** کے لئے عدالت میں کھڑا ہونا پڑے گا +

میں سردست اس قدر نوٹ پر اکتفا کرتا ہوں - آئندہ کھول کر لکھوں گا - اور بعض اور واقعات بھی دکھاؤنگا - تاکہ سپرنٹنڈنٹ صاحب اور پی - ایم جی صاحب کو مدد مل سکے - اس نوٹ کو ختم کرتے ہوئے میں یہہ بھی ظاہر کرنا چاہتا ہوں کہ کیا سپرنٹنڈنٹ صاحب یہ معلوم کرنے کی کوشش کریں گے کہ گوہر بخش چٹھی رساں نرنتارن سے جو تبدیل ہوا ہے - اس نے کوئی شکایت بابو کالو رام کے خلاف کی تھی اور وہ شکایت کہاں گئی ؟ +

امرتسر ہیڈ آفس کا پوسٹ ماسٹر یوروپین ہونا چاہئے

سودیشی تحریک والے تو شاید مجھے قوم اور ملک کا دشمن ہی کہیں گے کہ میں امرتسر کے ہیڈ آفس میں یوروپین پوسٹ ماسٹر کی تحریک کرتا ہوں - اور ہندو اخبارات شاید اس وجہ سے بھی خفا ہوں کہ وہاں آجکل ایک ہندو صاحب پوسٹ ماسٹر ہیں - یعنے **بابو متھرا داس** صاحب - مگر وہ مجھے یہہ کہنے میں معذور سمجھیں گے کہ امرتسر تجارتی لحاظ سے پنجاب کا مرکز اور پنجاب کا تجارتی دارالسلطنت ہے اور تجارت کے لئے ڈاکخانہ کا وجود جیسا مفید اور بابرکت ہے وہ کوئی مخفی امر نہیں - اس لحاظ سے امرتسر کی جو خدمت ہو سکتی ہے وہ بھی ایک ظاہر امر ہے - ایسے آفس کا چارج قطع نظر اسکے کہ دیسی کے ہاتھ میں ہو یا یوروپین کے ایک مستعد اور انتظامی قابلیت میں مشہور شخص کے ہاتھ میں ہونا چاہئے - جسکی موجودہ حالت میں بہت ضرورت بتائی جاتی ہے اور جو واقعات میں پیش کروں گا وہ اس ضرورت کی اہمیت کو ثابت کر دکھائیں گے -

بابو متھرا داس صاحب جہانتک میرا علم ہے سپرنٹنڈنٹ ہی رہ چکے ہیں پس ان کا اس عہدہ سے پوسٹ ماسٹری پر آنے کے جو وجوہات ہیں اگر ان میں یہ بھی ہے کہ انہیں مزید انتظامی قابلیت مطلوب ہے تو کسی خارجی واقعہ کے پیش کرنے کی حاجت نہیں لیکن اگر ان کی انتظامی قابلیت تسلیم کی گئی ہے اور سپرنٹنڈنٹی سے پوسٹ ماسٹر ہونے کے اور اسباب ہیں تو میں انشاء اللہ بعض واقعات اس مقصد کے لئے پیش کرونگا +

مجھے معلوم ہوا ہے کہ ان کے دفتر میں ایک غریب کلرک پیٹا گیا اور پیٹنے والے کلرکوں نے اس امر کی ذرا بھی پروا نہیں کی کہ پوسٹ ماسٹر صاحب کی موجودگی یا کم از کم ان کا علم انہیں نقصان پہونچائیگا - اور دفتر کے اوقات میں ایسا واقعہ سخت افسوسناک ہے میرا خیال ہے کہ پوسٹ ماسٹر صاحب کو اسکا علم ہو چکا ہے لیکن اسپر کوئی نوٹس نہیں لیا گیا - کیا پوسٹ ماسٹر صاحب ظاہر کر سکتے ہیں کہ ایسا واقعہ دفتر میں کیوں ہوا ؟ - یا کیا اگر یہ واقعہ ہوا ہے تو ان کے انتظام پر اثر انداز ہے یا نہیں ؟ اور بھی بعض وجوہ ہیں جو بتاتی ہیں کہ امرتسر کے ہیڈ آفس کا چارج یوروپین ہاتھوں میں ہونا چاہئے - جب تک یوروپین پوسٹ ماسٹر رہا کوئی ایسا واقعہ نہیں ہوا - اسلئے کہ اس قوم کو خداداد رعب حاصل ہے - اور انتظام کا خاص ملکہ اور مذاق ان میں ہوتا ہے -

آئندہ کچھ واقعات تفصیل سے بتائیں گے جنپر امید ہے افسران اعلےٰ پوری توجہ کر سکیں گے فی الحال یہ نوٹ اسلئے لکھا گیا ہے کہ تا ذمہ وار آفیسر بطور خود اس سوال پر غور کریں +

*

پیارے طالب علمو! پڑھو صنعت و حرفت سیکھو

"نظم فریاد آمیز"

کیا بری حالت میں اپنی ہنر ہے — شور اسکا کیا ہی درد انگیز ہے
رچ گئی ہے اسکی رگ رگ میں کہن — بال بال اسکا گرفتار محن
ہاتھ رکھا اور چلانے لگی — بیٹھنے والوں کا سر کھانے لگی
جوڑ جوڑ اسکا ہوا تن سے جدا — ریشہ ریشہ ہے جدائی میں پھنسا
قوت بازو جو تھی وہ پھٹ گئے — میخ فولادی جو تھی سب ہٹ گئے
تختہ میت کہدیں اگر — مردہ نہلانے کی رہی کسر
ضعف سے لگتی ہے تھر تھر کانپنے — تھوڑی حرکت سے ہی لگتی ہانپنے
کل ہے رونے اور رلانے کے لئے — سوز غم میں جلانے کے لئے
غم کے مارے ہو گئی ہے سرپوش — درد سے دم بھر نہیں رہتی خموش
اسکے اندر شور و شیون ہے بپا — نالہ غم زاری و آہ و بکا
کر رہی ہے یہ زبان حال سے — جیسے بھی نجار سنار مر گئے
اس شکستہ دل کی اگر لیں خبر — رکھیں درد و رنج کے سر پر تبر
جوڑ دیں اگر میرے ٹکڑے نصیب — سن لیا گر آہ و فریاد غریب
گر یہی چندے رہی حالت مری — جان لوں گی پھوٹی قسمت مری

پیارے بچو تم ہی نجاری کرو
درد سے درمان بیماری کرو
صنعت و حرفت کو گر سیکھو تمام
ہم غریبوں کے بہت آئیں گے کام
صنعتوں کی گرم بازاری ہے آج
وقت نجاری و معماری ہے آج
آج نجاری اگر تم جانتے
ہمنشیں کا کچھ تو حق پہچانتے
سن رہے ہو میری آہ و زاریاں
سیکھتے پھر بھی نہیں نجاریاں
علم میں بھی جوہر قابل بنو
صنعت و حرفت میں بھی کامل بنو
ثاقب گمنام ہیں فاضل مگر
نام کو آتا نہیں آتا نہیں کوئی ہنر

نوٹ - اس میز پر کہنگی اور بوسیدگی چھپانے کیلئے سبز چادر ڈالی گئی تھی -

نہیں شیوہ میرا اہر گز کبھی ہرزہ درائی کا | نوائے دلکش تحقیق حق ہر دم بلند کرتا ہوں | خدایا بارور کر شاخ نخل آرزوئے دل | سری ہری آبیاری سی پہ بیت پودا لگاتا ہوں

موسم گرما کا خاص تحفہ

نہایت تیز شاخ عنبر جائز مہر مطہر خطائی زرد بار درق نقرہ مروارید کلاب سید ہندی وغیرہ وغیرہ کا

لاجواب مرکب

مفرح دلکشا

یہ اُن قدردانان ملک کی خواہش کے مطابق تیار کیا گیا ہے جنکو اپنی برباد شدہ صحت خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے مفرح عنبری کی طفیل واپس ملی ہے اور جو اس موسم میں بوجہ شدت گرمی مفرح عنبری کا بدل چاہتے ہیں۔ کیونکہ مفرح عنبری کے استعمال کا موقع بسبب گرم ادویہ مثل مشک و زعفران وغیرہ کے ۱۵۔ اگست کے بعد نصف مئی تک ہوتا ہے۔ البتہ سرد مزاج بلغمی طبیعت کے لوگ ہمیشہ استعمال کر سکتے ہیں۔ اون کے لئے کوئی حرج نہیں ہے +

(مفرح دلکشا کا نرخنامہ حسب ذیل ہے)

قیمت — ایک ڈبیہ تین روپے (؎۳)

قیمت — تین ڈبیہ آٹھ روپے (؎۸) — چھ ڈبیہ پندرہ روپے (؎۱۵)

قیمت — ایک درجن ستائیس روپے (؎۲۷)

وزن فی ڈبیہ ۵ تولہ — **خوراک** ۳ ماشہ — **محصولڈاک** بذمہ خریدار —

مفرح دلکشا میں خدا تعالےٰ کے احسان و کرم سے وہ تمام خوبیاں ہیں جو آپ سالہا سال مفرح عنبری کے استعمال سے دیکھتے چلے آتے ہیں۔ اسلئے مجھے اسکی تعریف میں صفحے سیاہ کر کے آپ کی سمع خراشی منظور نہیں اور نہ پورے صفات بیان کرنیکی اشتہار میں گنجائش ہے کسیقدر واجبی عرض کے بعد میں اسکو ختم کرتا ہوں صرف آپ اتنی یاد رکھیں مفرح عنبری توسرد یوں میں اور مفرح دلکشا گرمیوں میں استعمال کے لائق ہے +

مفرح دلکشا جیسا کہ اس نام سے ظاہر ہے اسکا ذرہ ذرہ خاصہ ہے کہ اسکی پہلی خوراک منہ میں ڈالتے ہی دل و دماغ میں ایک سریع التاثیر تحریک ٹھنڈک سرور پیدا ہو کر حواس خمسہ ظاہری و باطنی تیز و روشن ہو جاتے ہیں۔ خیالات اعلےٰ و مفید سوجھنے لگتے ہیں۔ دل کو وہ تقویت و تفریح پہنچتی ہے کہ گویا خدا نے خالق نے ایک نئی زندگی عطا کی ہے۔ یہ صفت یعنی دل دھڑکنا۔ گرمی کے باعث دل کا ڈوبتا جانا۔ سانس کا پھولنا۔ پراگندہ خیالی وغیرہ کیلئے ایک سچا اور قابل اعتماد تریاق ہے —

مفرح دلکشا وہ اکسیر ہے جسکے استعمال سے ضعف دماغ۔ تبخیر معدہ۔ شکم کی جلن۔ جریان۔ رقت و رعت۔ کثرت احتلام۔ سوزش مثانہ کے باعث کثرت پیشاب۔ تقطیر البول۔ دیرینہ و مزمن سوزاک غرض تمام سوزشی امراض کے دفعیہ کیلئے ایک اکسیر کا کام دینے والا بے نظیر مرکب ہے +

مفرح دلکشا وہ جوہر ہے جو دماغی سوزش و تکان کو بفضلہ منٹوں میں آرام دیتا ہے۔ اسلئے امیرون وزیرون نوابون۔ رئیسون۔ جاگیرداروں۔ ججون۔ وکیلون تحصیلداروں منصفون مدرسون پولیس و فوجی عہدہ داروں۔ اور بالخصوص کالجوں کے طلباء یا جن کو صحت کی قدر ہے۔ اس مونس رفیق کو ہر دم اپنی جیب میں جان کے ساتھ رکھنا چاہئیے۔ جہاں طبیعت گھبرائی یا تکان محسوس ہوئی جھٹ ایک خوراک منہ میں ڈالی اور پھر تر و تازہ ہو کر اپنے کام میں لگ گئے +

مفرح دلکشا چونکہ اکثر نباتی اور معدنی تریاقات و سرد جواہرات کا مرکب ہے۔ اسلئے تمام وبائی امراض یا موسمی یا ان علاقوں میں جہاں طاعون ہیضہ۔ پھیلا ہوا ہو یا اندیشہ ہو۔ خدائے کریم کی فرمانبرداری کے ساتھ اسکا استعمال ہر زن و مرد خورد و کلاں کے لئے واجب اور لازمی ہے۔ حفظ ما تقدم کے طور پر اس سے بڑھکر دوسری دوائی کا ملنا قریباً محال ہے —

مفرح دلکشا حکما اور ڈاکٹرون کی خدمت میں تو اسکے اظہار کی ضرورت نہیں وہ تو اجزاء سے ہی ان سب باتون کو سمجھ سکتے ہیں کہ یہ کس مرض اور موقعہ پر مفید ہو سکتی ہے جنرل پبلک کی اطلاع کی خاطر عرض کی جاتی ہے کہ جن مستورات کو اسقاط حمل کا عارضہ ہو یعنی جنکا دوسرے تیسرے مہینے کا حمل ساقط ہو جاتا ہو۔ اور جن مستورات کو کثرت طمث یعنی ایام ماہواری میں کثرت سے خون جانے کا مرض ہوا اور زیادہ خون کے نکل جانے سے ردی حالت ہو گئی ہو انہیں بلا تردد و بلا تامل فوراً اسکو منگوا کر استفادہ حاصل کرنا چاہئیے —

مفرح دلکشا سے وہ لوگ بھی بفضلہ فائدہ اٹھا سکتے ہیں جو مبتلائے سل و دق ہوں۔ یا جن کے دماغ بعارضہ نکسیر یا خونی بواسیر یا تھوک کے ساتھ کسی وقت خون کا آنا شروع ہو گیا ہو۔ یا کسی دوسرے صدمہ چوٹ وغیرہ سے خون بکثرت نکل گیا ہو یا کسی انیدونی ناگفتہ بہ مرض سے قوائے مضمحل ہو گئے ہوں [illegible]

المشتہر

حکیم محمد حسین قریشی موجد مفرح عنبری و مفرح دلکشا

کارخانہ رفیق الصحت لاہور